سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،17۔جنوری2019
(یوم الخمیس،10۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 9

657

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں

کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

659

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعرات،17۔جنوری 2019

(یوم الخمیس،10۔جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 1 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ

فَتَرۡضٰى ﴿۵﴾ اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى

﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ ﴿۹﴾

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشفَ الدُجیٰ بجمالہٖ
حسُنت جمیعُ خِصالہٖ صلّو علیہ و آلہٖ
جسے چاہا در پہ بُلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
رخِ مصطفیٰ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے
یہی میرے پیشِ نظر رہے یہی رات دن میں پڑھا کروں
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں، یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اس کی منظوری کے بعد فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور، ملک ندیم کامران اور سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے صاحبان مرحوم جناب مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ تحریک متفقہ طور پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، متفقہ ہی ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 15 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مرحوم جناب مظہر عباس راں ایم پی اے پی پی۔218 کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباء یونین کے صدر بھی رہے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر اسمبلی منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری مرتبہ 2013 میں اور تیسری مرتبہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ کے فضل سے یقیناً جو باتیں وزیر قانون نے کہی ہیں اس شخص میں موجود تھیں اور اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب مظہر عباس راں مرحوم ایم پی اے پی پی۔218 کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباء یونین کے صدر بھی تھے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری دفعہ 2013 میں اور تیسری دفعہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"(آمین)

اس قرارداد کی چونکہ کسی نے مخالفت نہیں کی تو اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب مظہر عباس راں مرحوم ایم پی اے پی پی۔218کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباءیونین کے صدر بھی تھے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر منتخب ہوئے۔پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری دفعہ 2013 میں اور تیسری دفعہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب مظہر عباس راں (مرحوم) ایم پی اے
کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر کا نئی اسمبلی بلڈنگ میں ایمرجنسی سروس قائم کرنے کا حکم

جناب سپیکر: مرحوم کے متعلق بات کرنے سے پہلے میں ایک ضروری بات یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی یہاں پر ہیں اور وزیر قانون بھی ہیں۔ قومی اسمبلی میں پچھلے tenure میں ایک سپیشل ایمرجنسی سروس کا انتظام ڈاکٹر جاوید اکرم نے کیا تھا جہاں پر ہر چیز available کی گئی تھی تو میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اپنی اس اسمبلی میں ایمرجنسی کی ہر چیز available کرنی چاہئے اور خاص طور پر جو اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔

میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ان سے بات کر لیں کیونکہ ابھی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے تو دو تین کمروں پر مشتمل ایمرجنسی بنا دی جائے۔ جب اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے تو اس وقت وہی ایمرجنسی کام آتی ہے جو قریب ترین ہو تو اسمبلی کے اندر پوری طرح سے ایک ایمرجنسی بنا لیں کیونکہ کسی بھی وقت کوئی بھی حادثہ ہو سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیوں جی، یہ ٹھیک ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں موجود تمام معزز ممبران نے
"جی ضرور" کی متفقہ آواز دی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اسمبلی کی ڈسپنسری میں ادویات نہیں ملتیں تو اس حوالے سے بھی کوئی حکم صادر فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اسمبلی کی ڈسپنسری سے معزز ممبران کو ادویات تو ملنی چاہئیں اور آپ اس حوالے سے ایم ایس کو کہیں۔ سیکرٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ ایم ایس کو بلا کر کہا تھا لیکن پھر بھی ادویات نہیں مل رہیں۔ سیکرٹری ہیلتھ یہاں پر موجود ہیں تو وہ بھی نوٹ کر لیں کیونکہ یہ بہت ضروری چیز ہے کہ معزز ممبران کو ادویات ملنی چاہئیں۔ ہم ویسے باہر تو بڑا رونا روتے ہیں کہ دوائیاں ملنی چاہئیں لیکن یہاں بھی نہیں مل رہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہی بتانے لگی تھی کہ مجھے صبح انہوں نے بتایا تو میں نے ابھی ان کو کہہ دیا ہے اور آرڈر دے دیا ہے اور انشاء اللہ سب معزز ممبران کے لئے ادویات دستیاب ہوں گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی مرحوم ایم پی اے جناب مظہر عباس راں کے لئے دعائے مغفرت ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ان کی سروسز کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور میں نے رولز آف پروسیجر بھی پڑھا ہے تو اس میں ہے کہ ہمارا کوئی بھی ممبر فوت ہو جاتا ہے مگر ان کے لواحقین کے لئے بہت تھوڑی اور مختصر سی رقم رکھی گئی ہے جو کہ میرے خیال میں تین لاکھ روپے ہیں جو کہ بہت ہی تھوڑے ہیں کیونکہ دلوں کے حال اور گھروں کے حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف انہی کے حوالے سے بات نہیں کر رہی تو میری ایک یہ بھی استدعا ہے کہ ہمیں یہاں پر ایک ترمیم کرنی چاہئے تاکہ مرحومین کے لواحقین کو دی جانے والی امداد کو زیادہ کر دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا کرنا چاہئے؟

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! مرحومین کے لواحقین کو دی جانے والی امداد بہت مختصر اور تھوڑی رقم ہے جو کہ شاید تین لاکھ روپے کی ہے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! تین لاکھ روپے نہیں بلکہ پانچ لاکھ روپے ہے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! چلیں، تین یا پانچ لاکھ روپے بھی ایک مختصر رقم ہے۔ اگر اس رقم کو تھوڑا سا بڑھا دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ترمیم بہت ضروری ہے کیونکہ ہم سب نے بھی جانا ہے تو ہم پیچھے کے لئے تھوڑا سا سامان کر کے جائیں۔

جناب سپیکر: ابھی پانچ لاکھ روپے ہے؟

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں نے تو شاید تین لاکھ روپے پڑھی ہے اور وہ لوگ مجھے پانچ لاکھ روپے کہہ رہے ہیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! تین لاکھ روپے نہیں بلکہ پانچ لاکھ روپے کی رقم ہے۔

ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں جب سے اس اسمبلی میں آئی ہوں تو اس کے ساتھ میں ایک اور بھی گزارش کر دوں کہ ہمیں ایک اور ترمیم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کی تنخواہیں بہت تھوڑی ہیں اور میرا خیال ہے کہ شاید اپوزیشن بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گی اور اس میں بھی تبدیلی کی بہت ضرورت ہے۔ اگر زیادہ double بھی نہ کریں تو کم از کم باقی صوبوں کے برابر ہو جائے کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر حلال سیاست کی جائے تو پیچھے کچھ نہیں بچتا لہٰذا میرا خیال ہے کہ اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے جس کی اجازت دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ابھی تو مرحوم کی فاتحہ خوانی ہوئی ہے اور ان کی بات کرتے کرتے آپ اپنی بات کیسے لے آئی ہیں؟ (قہقہے)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ صوبہ پنجاب کے آئین ساز ادارے کے ممبران کی تنخواہ صوبہ سرحد کے مطابق ہی کر دی جائے کیونکہ ہم تو اس حوالے سے بہت نیچے ہیں جبکہ ہم بڑے بھائی ہیں اور پنجاب کو بڑا بھائی تصور کیا جا رہا ہے لیکن تنخواہ کے حوالے سے ہم سب سے چھوٹے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس حوالے سے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ایک average دیکھ لیں کہ average کیا ہو سکتی ہے جس سے یہ مسئلہ حل ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اس بات کو second پر رکھیں اور پہلے مرحوم کے لئے جو دعا کی ہے تو اس کے متعلق کوئی ممبر بات کرنا چاہئیں تو وہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! نہیں۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے تو ہم آپس میں بیٹھ جاتے ہیں اور بیٹھ کر ایک متفقہ طور پر کوئی proposal آپ کے سامنے لے آئیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری یہ رائے ہے کہ چونکہ کل اجلاس ہمارے فاضل ممبر کی وفات کی وجہ سے نہیں ہو سکا تھا اور آج ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی تو اس حوالے سے بھی رانا محمد اقبال خان، وزیر قانون، ملک ندیم کامران اور سب نے اظہار تعزیت کیا تو یہ مناسب نہیں لگتا کہ آج کے دن کسی اور issue کو ہم اس حوالے سے raise کریں جو بحث ابھی یہاں ہوئی ہے۔ بے شک وہ genuine بھی ہو تو اس کے لئے کوئی اور دن رکھ لیں یا کوئی کمیٹی بن جائے لیکن آج اس فوتیدگی کے موقع پر اخلاقی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز

کو ایجنڈے پر نہ لایا جائے اور کل پرسوں یا جب بھی آپ مناسب سمجھیں تو رکھ لیں اور آج اس کو ایجنڈے پر نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ٹھیک ہے اس کو کل بیٹھ کر کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چند دن پہلے ہمارے صحافی بھائی ناراض ہو کر گئے تھے تو آپ نے حکم فرمایا تھا میں اُن کو منانے کے لئے گیا تو وہاں پر جو ایشوز تھے وہ discuss ہوئے۔ اُن کی تقریریں ہو رہی تھیں جن میں اُن کی downsizing کا معاملہ تھا اور اُن کے ساتھ جو معاشی استحصال ہو رہا ہے تو پھر میں نے ہاؤس کی sense لے کر جو میرے ساتھی معزز ممبران ساتھ تھے ہم نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ اُس downsizing کے خلاف اور جو اُن کے ساتھ ناروا سلوک ہے اُس کے لئے ایک قرارداد پیش کریں گے۔ جو ایک وعدہ کرنے کے مطابق میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے قرارداد پیش کرنی ہے مجھے قرارداد out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے رولز کو suspend کرنا پڑے گا۔ اس قرارداد کو وقفہ سوالات کے بعد کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے متعلقہ رولز کو suspend کر کے مجھے اُس کے مطابق پیش کرنے کی اجازت دیجئے گا۔

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، پہلے ہم وقفہ سوالات لے لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے جو چودھری ظہیر الدین قرارداد لارہے ہیں اگر اس کی ایک کاپی اپوزیشن کو بھی مل جائے تاکہ وقفہ سوالات ہونے کے بعد قرارداد کو put کریں تو ہم اُس پر کوئی پوزیشن لے سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، چودھری ظہیر الدین اپوزیشن کو بھی اس قرارداد کی کاپی دے دیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! صحافیوں کے بارے میں نے بھی ایک قرارداد جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دیکھ لیں گے otherwise متفقہ ہو جائے گی۔جی، اب ہم سوالات لیتے ہیں پہلا سوال جناب منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں شاید ابھی آئے ہوئے تھے۔ چلیں اگلا سوال سردار احمد علی خان دریشک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں ٹی ایچ کیو اور آر ایچ سی میں ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*651: **سردار احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ڈی جی خان میں کل کتنی THQ,RHCs اور BHUs ہیں ان ہسپتال میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی جملہ سہولیات دستیاب ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) تحصیل میں کتنی ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) اگر ان میں اسامیاں خالی ہیں اور missing facilities ہیں تو حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے اور ان missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ڈیرہ غازی خان میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں (4) آر ایچ سیز اور (14) بی ایچ یوز ہیں جن میں سے (9) بی ایچ یوز 24/7 ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں کوئی ہسپتال ایسا نہیں ہے جہاں پر ڈاکٹر تعینات نہ ہو جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک کی 98 خالی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی دستیاب سہولیات درج ذیل ہیں:

دیہی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات:

1۔ او پی ڈی، ان ڈور، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈیلیوری، فری ادویات کی فراہمی اور فری الٹراساؤنڈ۔

2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ خواتین کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت۔

3۔ ٹی بی کی فری تشخیص اور علاج ڈینٹل کیئر سروسز لیبارٹری فیملی پلاننگ

ان دیہی مراکز صحت میں اوسطاً ماہانہ 25,884 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

بنیادی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات:

1۔ او پی ڈی، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈلیوری اور فری ادویات کی فراہمی۔

2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ خواتین کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت اور MCH سروسز۔

3۔ متعدی بیماریوں سے بچاؤ صحت وصفائی اور سکول کے بچوں کی Screening

ان بنیادی مراکز صحت میں اوسطاً ماہانہ 26,845 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) آر ایچ سیز کو 18-2017 میں 77.47 ملین روپے کے فنڈز دیئے گئے تھے۔

(د) تحصیل ڈیرہ غازی خان میں چار ڈسپنسریاں ہیں۔

1۔ سول ڈسپنسری پتی مکوال 3۔ سول ڈسپنسری ٹبی اسرانی

2۔ سول ڈسپنسری احمدان 4۔ سول ڈسپنسری جناح کالونی

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں دو گورنمنٹ رورل ڈسپنسریاں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری دراھما 2۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری رسول آباد

ان تمام ڈسپنسریوں میں اوسطاً ماہانہ 1700 مریضوں کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) گریڈ 5 سے 15 تک کی 98 اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

گورنمنٹ ڈسپنسریز missing facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سول ڈسپنسری پتی مکوال 3۔ سول ڈسپنسری ٹبی اسرانی

1۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (جناح کالونی)

2۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (ٹبی اسران)

3۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (پتی مکوال)

4۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (احمدان)

محکمہ کی طرف سے فنڈز فراہم کرنے کے لئے پراسیس جاری ہے اور جلد ہی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فنڈز دستیاب ہوں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ گریڈ 5 سے 15 تک کی 98 خالی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے مجھے اس کی کوئی تاریخ بتا دی جائے کہ کب تک یہ مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے جو بھرتی کیں تھیں ان کے پاس اس وقت جو total number of vacancies 98 تھیں اس رپورٹ کے دوران جب انہوں نے یہ سوال ڈالا تھا اُس کے درمیان بھی ہم نے تقریباً گیارہ لوگ تعینات کر دیئے۔ جو نئے میڈیکل آفیسرز تھے اُن کی وہاں پر تعیناتی کر دی گئی ہے اور باقی جو خالی اسامیاں ہیں اُن کے لئے اب ہم دوبارہ advertise کرنے لگے ہیں اور adhoc appointments کر کے لوگوں کو لگانے لگے ہیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ اس کی کوئی تاریخ بتا دیں کہ کب تک سارا process مکمل ہو جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس اس وقت آپ کو بتایا تھا کہ ہم نے تقریباً 6807 ڈاکٹرز بھرتی کئے تھے جس کے اندر فی میل اور میل میڈیکل آفیسرز تھے اور اُن کو باقاعدہ ڈسٹرکٹ وائز بھیجا گیا تھا اُس کے اندر کیونکہ ڈسٹرکٹ کو اکٹھا دیا جاتا ہے پھر سی ای اوز distribute کرتے ہیں اور آپ کے جو سی ای او تھے اُنہوں نے distribute کر کے بھیجے ہیں آپ کی جو تحصیل ہے آپ نے اپنی تحصیل کا سوال پوچھا تھا۔

جناب سپیکر! تحصیل کے اندر باقاعدہ اتنے جو اس وقت بتائے تھے،جو total number of vacancies 98 تھیں اس وقت پوزیشن 89 ہے جس دن آپ نے سوال کیا تھا اُس دن تعداد 98 تھی اس دوران بھی ہم نے گیارہ لوگوں کی تعیناتی کی ہے اور اس پوزیشن کی وجہ سے میں نے اُن کو already کہا ہے کہ آپ مہربانی کرکے اگر جو کمییاں رہ گئی ہیں آپ اُن کے walk is interviews کرکے اُن لوگوں کی بھرتی کرنا شروع کردیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہم advertisement بھیج رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی بھرتی شروع کردیں گے. We will take about fifteen to twenty days.

جناب سپیکر: جی، سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! جز(ج) کا سوال ہے ان ہسپتالوں کو سال 2017-18 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے۔اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ 77.47 ملین فنڈز دیئے گئے 77.47 ملین جو ہیں یہ کتنے مریضوں پر خرچ کیا گیا اُور اس کے check and balance کا کیا طریق کار ہوتا ہے، آپ اس کو کس طرح سے چیک کرتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو بھی بجٹ ہوتا ہے یہ بجٹ بنا ہوا آتا ہے یہ ہم initially سارا بجٹ Chief Executive کو دیتے ہیں اور Chief Executive, BHUs کی requirements کے مطابق بجٹ distribute کرتا ہے۔اس کی باقاعدہ auditing ہوتی ہے اور internal auditing بھی ہوتی ہے اور ہر چیز چیک کی جاتی ہے۔یہ ایک سارا process ہے اگر معزز ممبر وہ process دیکھنا چاہتے ہیں تو میں معزز ممبر کے ساتھ سارا share کرلوں گی کہ کس طرح ہم اس کا سارا حساب کتاب رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سوالات ہاؤس کی پراپرٹیز ہیں اس کا جواب ہاؤس میں ہی آنا چاہئے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی کہ میں کوئی نئے اصول لا رہی ہوں یہ تو پرانے رولز اور ریگولیشنز کے مطابق جو آپ کے پیپرا کے رولز ریگولیشن ہیں جو

آپ ہی لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں اُنہی رولز ریگولیشن کو follow کرتے ہوئے ڈرگز کی بھی procurement ہوتی ہے ڈرگز کی procurement کے بعد آپ نے جو چیزیں استعمال کرنی ہوتی ہیں تو اُن کا باقاعدہ ایک طریق کار ہے اُس طریق کار کو فالو کرتے ہوئے یہ کام کر رہے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات چاہتا ہوں کہ انہوں نے مخاطب کر کے معزز ممبر سے کہا ہے کہ میں آپ کو یہ details مہیا کر دوں گی تو میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہ ہاؤس کا سوال ہے اس کا جواب بھی ہاؤس میں ہی آنا چاہئے جو details معزز ممبر کو مہیا کرنی ہے وہ ہاؤس میں آنی چاہئیں تاکہ سب کے نالج میں چیزیں آئیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہر چیز explain ہوئی ہے جو جو چیزوں کی انہوں نے کمی پوچھی تھیں وہ چیزیں ذکر ہوئی ہیں اور جو بجٹ ہے وہ بھی بتایا گیا ہے ہر چیز بتائی گئی ہے۔ سارا لکھا ہوا attached ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال رہ گیا ہے؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال رہ گیا ہے جز (ہ) میں missing facilities کے بارے میں پوچھا گیا ہے تو اس میں Repair of Boundary, Wall اور کچھ issues ہیں مثلاً! washrooms وغیرہ بھی نہیں ہیں RHCs میں BHUs میں تو یہ کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ بہت basic ہے جو patients آتے ہیں اُن کے ساتھ attendants آتے ہیں تو وہاں پر اگر RHCs میں یا BHUs میں واش روم بھی available نہیں ہوگا، پانی بھی available نہیں ہوگا تو وہ ایک بہت بڑا issue ہے تو اس کی کوئی تاریخ بتا دیں کہ یہ کب تک مکمل ہوگا؟ اس کو جلد از جلد مکمل ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ ڈی جی خان ایک بہت ہیneglected districtرہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات بتاتی چلوں کہ آر ایچ سی بار تھی یہ ڈی جی خان کی RHCہے چالیس سال میں پہلی مرتبہ آج سے دو ماہ پہلے پہلی deliveryہوئی اور اب تک وہاں13 deliveriesہو چکی ہیں ہم نے وہareasجو بالکلneglectedتھے اُن میں بھی کام شروع کر دیا ہے اور میں ہاؤس کو یقین دلاتی ہوں کہ انشاءاللہ ہم اس پر محنت سے کام کر رہے ہیں بلکہFirst Dental Clinic which was startedوہاں پہلاtooth extractionبھی اُدھر ہی ہوا اور اس طرف ہماری پوری کوشش ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل اُن کی بات مانتی ہوں یہ بالکلneglected districtتھا اور اسdistrictکو ہم نے اگلے سال میں شامل کر دیا کہ جوPrime Minister's Initiativeہے جس کے تحت ہم ایک ڈسٹرکٹ کوBHUسے لے کر اوپر تکtotallyہر قسم کا انفراسٹرکچر ہر قسم کیmanpowerدے کر انشاءاللہ اس کو ماڈل ڈسٹرکٹ بنانے لگے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب طاہر پرویز کا ہے۔ اس سوال کوpendingکرنے کیrequestآئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔On his behalf

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چلڈرن ہسپتال کی عمارت اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***705: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کی عمارت کب کتنی لاگت سے شروع ہوئی تھی؟

(ب) آج تک کتنی رقم سے کون کون سی بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے؟

(ج) اس کی کتنی بلڈنگ تعمیر ہونا باقی ہے اور موجودہ مالی سال 2018-19 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی بقایا بلڈنگ جلد از جلد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد 36 ایکڑ (279 کنال) رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال کی تعمیر 2 فیز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا کا فیز 1، ایمرجنسی وارڈ پچاس بیڈز اور آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل تھا جس کی تعمیر 18.06.2014 کو شروع ہوئی۔ او پی ڈی کی بلڈنگ کے مکمل ہوتے ہی اگست 2015 کو اس کے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع کر دیا اور اس کے بعد ایمرجنسی بلاک کی بلڈنگ مکمل ہوتے ہی 13.03.2016 کو مریضوں کے لئے فعال بنا دیا گیا۔ مریضوں کی تعداد بڑھنے سے indoor unit کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے فیز 1 کو revise کر کے 200 بیڈز کا indoor unit بھی منظوری کے بعد شروع کر دیا گیا جس کی مشینری بھی 30.09.2017 تک خریدی گئی۔ فیز 1 کی بلڈنگز کی تعمیر 1056.812 ملین روپے سے کی گئی۔

(ب) ابھی تک چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کا فیز 1 مکمل ہوا ہے جس کی لاگت 1056.812 ملین روپے ہے جس میں او پی ڈی کی بلڈنگ، اور ایمرجنسی کی بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے سیکنڈ فیز کی تعمیر کرنا باقی ہے جس میں 600 بیڈز کا انڈور بلاک، سروسز بلاک، ایڈمن بلاک، مسجد، نرسنگ سکول و ہاسٹل اور ملازمین کے لئے رہائش گاہیں شامل ہیں۔ مالی سال 2018-19 میں اس کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) چلڈرن ہسپتال فیزIIکی سکیم مالی سال19۔2018میں شامل نہیں کی گئی۔اگلے مالی سال20۔2019میں فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کے بعد یہ منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کے بارے میں یہ سوال کیا گیا تھا اور جواب کے اندر جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہindoor unitکی ضرورت محسوس ہونے پر feasibility reportکے اندر اُس کو تبدیل کر کےreviseکر کے فیز 1کےindoor یونٹ کو منظوری کے بعد شروع کر دیا گیا۔اس میں میرا پہلاsimpleسوال یہ ہے کہ200 بیڈ کا جو indoor unitہے کیافیصل آباد کی ضروریات کے لئے یہ چلڈرن ہسپتال کے لئے کافی ہے؟

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!بالکل ناکافی ہے وجہ یہ ہے کہ ہمیں ہسپتالوں کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے لیکن کیونکہ ایک بجٹconstraintرہی ہے اور میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جو پہلا فیز ہے اس کو مکمل کر کےtwo hundred bedded hospitalشروع کر دیا گیا ہے اور اب اگلےADPکے اندر ہمsecond phaseڈالیں گے کیونکہ اس وقت ہمارے بجٹ کے اندر there was no place to accommodateکہ ہم اس سیکنڈ فیز کو مکمل کرتے ہیں ہم نہیں چاہ رہے تھے کہ ہم ایک تھوڑی سی رقم دے کر وہ شروع کریں کیونکہ جو سیکنڈ فیز ہے اگر پہلے فیز کے اوپر ہمارا ایک ارب اور 6کروڑ روپیہ لگا ہے تو سیکنڈ فیز کیونکہ اس سے بڑا فیز ہے یہ جب ہم مکمل کریں گے تو600 bedded hospitalبنے گا تو ہم انشاءاللہ اگلےADPمیں اس کا حصہ ڈال دیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے تو صرف50بیڈ کا تھا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! basically ابھی ہمارے پاس 200 بیڈز ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی تعداد کو بڑھانا ضروری ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان کو بڑھانا تو بالکل ضروری ہے اور اس سے انکار بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ revise ہو کر 200 بیڈز کا ہو گیا ہے۔ شاید میرے خیال میں مشینری بھی 2017 میں آگئی ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ساری details بتائی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ بڑا clearly جواب میں لکھا گیا ہے۔ اب جو اچھے کام ہوتے ہیں اس میں طعنہ نہیں ملتا کہ یہ پچھلی حکومت کا ہے وہ جو ساس بہو والی لڑائی یہاں یہ لڑتے ہیں، وہ نہیں کریں گے۔ اب یہ 2016 کا پراجیکٹ ہے اور 2017 میں مشینری بھی خرید لی گئی اور وہ کہہ رہی ہیں کہ 200 بیڈز کے ساتھ فیز ون مکمل ہو چکا ہے تو میں نے سوال یہی کیا تھا کہ کیا یہ کافی ہے؟ اگر منسٹر صاحبہ کی اپوزیشن کی تقریریں نکال کر دیکھوں، خدانخواستہ جب کوئی واقعہ ہوا کرتا تھا تو اس پر ہمیں جو سننے کو ملتا تھا، آج سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ آج ہمیں یہ 19-2018 کے financial constraints سنا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ فیصل آباد کی آبادی کا اندازہ لگائیں تو وہ پاکستان کا تیسرا یا چوتھا بڑا شہر ہے اور تقریباً ایک کروڑ کے قریب اس کی آبادی ہے۔ اگر وہاں پر یہ سننے کو ملے کہ ہمارے financial constraints ہیں اور ہم چلڈرن ہسپتال extend نہیں کرسکتے اور اس کے لئے اس سال کے مالی بجٹ میں بھی کوئی پیسا نہیں رکھا۔

جناب سپیکر! محترمہ مجھے ترجیحات بتائیں گی کیونکہ کچھ دن پہلے کہہ رہی تھیں کہ ہم بہت سارے ہسپتال بنا رہے ہیں۔ ایک ہسپتال جو بن چکا ہے جو state of the art hospital ہے جہاں پر صرف beds increase کرنے ہیں وہاں پر یہ beds increase نہیں کر رہے تو میں نئے ہسپتال کی کہانی کیسے مان لوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ ان کی خاص طور پر چلڈرن ہسپتال کے حوالے سے ترجیحات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے 28- ارب کے dishonored cheques اس مرتبہ honour کئے ہیں۔ PKLI جس پر بہت شور مچا رہا، 6- ارب روپے اس کے لئے دیئے کیونکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک پراجیکٹ شروع کر دیا گیا جس کی کوئی ECNEC approval تھی نہ اس کا PC-1 بنا تھا اور ایک NGO کو 22- ارب روپے دے دیئے گئے کہ آپ ایک ہسپتال بنا دیں کیونکہ یہ عوام کا پیسا تھا اور اس پیسے کو مزید زیاں کرنے کی بجائے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس ہسپتال کو مکمل کرنے کے لئے جو amount چاہئے وہ دیں تاکہ وہ ہسپتال کام میں آئے۔ آپ کے پاس جتنے پیسے ہیں وہی پیسے بانٹتے ہیں جہاں تک یہ پانچ ہسپتالوں کا ذکر فرما رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ ہم نے پانچ ہسپتالوں کے PC-1 فارم، لینڈ ریکوزیشن سارا کچھ تیار کر کے ضمنی بجٹ سے پیسے لئے، اصل میں تو we will start them from the supplementary budget ہم اس طرح تھوڑی کر رہے ہیں کیونکہ پیسے کم ہیں تو ہم تھوڑا تھوڑا کر کے فیز وائز مکمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تیسری اہم چیز بتا دوں کہ IDAP ادارہ ہے جس کو پچھلی حکومت نے چالیس DHQ Hospitals and THQ Hospitals کی revamping دے دی، ان کو 13- ارب روپے دے دیئے گئے اور اس کا end result یہ تھا کہ کوئی ہسپتال مکمل نہیں تھا۔

There was not a single hospital which had been completed.

جناب سپیکر! میں نے پچھلے چار مہینے کے اندر personally پیچھے پڑ پڑ کر the only hospital which is now near completion جس کو ہم کہہ رہے ہیں کہ ڈی ایچ کیو جہلم 98فیصد مکمل ہوا ہے اور باقی ہسپتال ابھی تک مکمل نہیں ہوئے حالانکہ ہم نے ان کے لئے بھی بجٹ دے دیا ہے جو کہ تقریباً 4۔ارب روپیہ اور بن رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس کمپنی نے کہا ہے کہ اگر آپ ہمیں یہ 4۔ارب روپے نہیں دیں گے تو وہ ہسپتال جو انہوں نے سارے توڑ ڈالے وہ مکمل نہیں کریں گے یعنی بجائے یہ کرنے کہ آپ stagger یا فیز وائز کرتے، انہوں نے وہ سارے کے سارے ہسپتال توڑ ڈالے اور اب ہم نے ان ہسپتالوں کو مکمل کرنے کی خاطر ان کو 4۔ارب روپے دیئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بتانا چاہ رہی ہوں کہ actually prioritize کیا گیا ہے۔ میں نے تو ان کی بات سے انکار ہی نہیں کیا کہ ہمیں زیادہ بیڈز کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: اب فیصل آباد کا ہسپتال 200بیڈز پر مشتمل ہے ویسے تو انہوں نے 50بیڈز سے شروع کیا تھا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اب اس وقت 200بیڈز کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب 200بیڈز کام کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، بالکل 200بیڈز indoor میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، اب نئی proposal چھ سو بیڈز کی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ انشاءاللہ وہ اگلے سال کے ADP میں ڈالیں گے بلکہ میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلی جاؤں کہ یہ ایک پراجیکٹ نہیں ہے بلکہ incomplete DHQ Multan پڑا ہوا تھا، ہم نے اس کے لئے پیسے نکالے اور اس کو مکمل کر رہے ہیں۔ اسی طریقے سے جو incomplete پراجیکٹس پڑے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آباد ہسپتال کو بھی مکمل کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ہاں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں خود IDAP کی ممبر رہی ہوں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ ان کی اپنی بات میں contradiction ہے۔ یہ ایک طرف کہہ رہی ہیں کہ پیسے بہت سارے دے دیئے اور دوسری طرف کہہ رہی ہیں کہ یہ complications حکومت جانے کے بعد آتی ہیں، وہ کہہ رہی ہیں کہ چیک رُکے ہوئے تھے تو ایک حکومت جانے کے بعد جب کوئی بھی نگران حکومت آتی ہے تو چیک رُکتے ہیں اور معاملات رُکتے ہیں لیکن جو اگلی کارکردگی بیان کی ہے ایک طرف کہہ رہی ہیں کہ پیسے بہت زیادہ دے دیئے اور کوئی ہسپتال مکمل نہیں ہے تو میں ان کو چیلنج کر رہی ہوں کہ یہ غلط کہہ رہی ہیں اور ان کی معلومات درست نہیں ہیں۔ میری اطلاعات کے مطابق 15 سے 16 ڈی ایچ کیوز سال 2017 میں complete ہو چکے تھے اور وہ اتنی پرانی بلڈنگز ہیں جن کا یہ کہہ رہی ہیں کہ ان کو توڑ کر بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ کا جو specific سوال ہے اس پر بات ہوئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بحث کو کسی اور طرف لے گئی ہیں۔ میں اس پر بھی بات کر سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ اب تو بات ہو گئی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! لیکن اب میں سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جب priority کی بات کر رہی ہیں تو یہ بڑا simple ہے کہ اتنے پیسے لگا کر ایک state of the art hospital قائم ہو گیا اور اب اس کے اندر صرف بیڈز increase کرنے ہیں لیکن سیکنڈ فیز کے اندر سروسز بلاک، ایڈمن بلاک، مسجد، نرسنگ سکول اور ملازمین کے لئے ہاسٹل پر کام ہو رہا ہے لیکن اگر ان سب کو چھوڑ کر اس مالی سال کے اندر صرف 600 بیڈز کی extension کر دیتے تو میں مانتی کہ واقعی کوئی کام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، 600 بیڈز کی extension ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! انہوں نے کہہ دیا ہے اسی مالی سال میں نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ آسیہ امجد کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ پہنچ گئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں PKLI کے حوالے سے کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بتا دیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ PKLI کا proper PC-I بنا تھا یہ نہیں کہ اس کا PC-1 نہیں بنا تھا اور پہلی بات یہ ہے کہ NGO کے حوالے پیسے نہیں کئے گئے تھے۔ یہ پیسے IDAP کے حوالے کئے گئے تھے اور IDAP ایک گورنمنٹ owned company ہے جو Executing Agency تھی۔

جناب سپیکر! یہ procurements اور ساری construction IDAP کے ذمہ تھی اور ہم نے باقاعدہ پنجاب اسمبلی سے منظوری کرائی تھی۔ نمبر 2 جو ڈسٹرکٹ ہسپتال تھے ان تمام کو پہلی دفعہ renovate کیا گیا تھا، اس میں زیادہ تر مکمل ہو گئے تھے اور ہر ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سٹی سکین مشین لگائی گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے اور یہ پراجیکٹس چلتے ہیں۔ میری بہن نے جو ملتان کی بات کی ہے تو ہم نے ملتان کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کرنا تھا وہ ہماری پہلی priority تھی اور وہ ہم نے مکمل کیا، برن یونٹ مکمل کیا اور مظفر گڑھ میں 410 بیڈ کا طیب اردگان ہسپتال مکمل کیا۔

جناب سپیکر!آپ ضرور اس کو visit کریں۔اس میں constructionکے standards set کئے گئے،ایک مواصلات و تعمیرات کا standardتھا،ایک IDAPکا standard تھا اور ایک PKLIکا international standard تھا تاکہ جب آپ ہسپتال کے اندر enterہوں تو مریض یالواحقین کو احساس ہو کہ وہ ایک اچھے ماحول میں enterہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ میری بہن ایک پڑھی لکھی اور محنتی خاتون ہیں۔یہ ongoing process چلنا چاہئے اور ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہمارے دور میں جو ہوا اس کو continue کرنا چاہئے اور آپ کے جو دور میں ہو گا تو اس پر continuity چلنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ نے تو کہہ دیا ہے کہ آپ continue کر رہی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!ہم continue کر رہے ہیں اور میں صرف ایک بات clear کرنا چاہ رہی ہوں کہ محترمہ جس کا insist کر رہی ہیں تو جس وقت ان کا دل کرے وہ مجھے دکھا دیں جو سارے ہسپتال مکمل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں ہر ہسپتال کا visit کر کے آئی ہوں اور میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ none of the hospitals except Jehlum مکمل ہوا ہے۔مقصد یہ ہے کہ ہم مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاءاللہ مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!آپ ابھی چلیں ہم آپ کو دکھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اصل میں ہم ہاؤس سے باہر جا نہیں سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!یہ پہلے نارووال چلیں،مظفرگڑھ چلیں پھر شیخوپورہ چلیں۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!15 سے 16 ڈی ایچ کیو ہسپتال مکمل ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں،محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر!سوال نمبر 670 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*670: **محترمہ آسیہ امجد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال چکوال میں مریضوں کو ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی کے ساتھ ساتھ ادویات کی عدم دستیابی کا بھی سامنا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ آنے والے مریضوں کے لئے ناکافی ہے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس ہسپتال کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے اور تمام missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چکوال میں سٹاف کی کچھ کمی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چکوال میں ڈاکٹرز کی 201 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں سے 112 اسامیوں پر ڈاکٹر تعینات ہیں۔ پیرامیڈیکل سٹاف کی 56 منظور شدہ اسامیوں پر 41 پیرامیڈیکس تعینات ہیں جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

اِس وقت ہسپتال میں اندرونی مریضوں اور بیرونی مریضوں کے لئے ادویات موجود ہیں۔ نئے مالی سال کے لئے ادویات کی خریداری کا عمل جاری ہے جو جنوری کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال 47 کنال اراضی پر مشتمل ہے جس میں بیڈز کی تعداد 205 ہیں OPD میں اوسطاً ماہانہ 44,198، ایمرجنسی میں اوسطاً ماہانہ 18,828 اور indoor میں اوسطاً ماہانہ 1907 مریضوں کا علاج کیا جارہا ہے۔ ہسپتال کی revamping کا کام مکمل کیا جارہا ہے۔ Revamping مکمل ہونے کے نتیجے میں مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مزید بہتر ہو جائیں گی۔

(ج) ہسپتال کی revamping مکمل ہونے پر مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مزید بہتر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! پہلے میں چاہ رہی تھی کہ جز(الف) کے حوالے سے کوئی بات کروں لیکن مجھے مجبور کیا گیا ہے کہ میں پہلے جز(ج) کے حوالے سے سوال کروں۔ ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال چکوال میں revamping کا کام ہو رہا ہے جو گزشتہ دو اڑھائی سال سے چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہاں ساس بہو کی باتیں شروع کر دی جاتی ہیں لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ پچھلی حکومت نے انتہائی ظالم ساس کا کردار ادا کرتے ہوئے ڈی ایچ کیو چکوال کی revamping کا ٹھیکہ بھی IDAP کو ہی دس ہزار روپے فی سکوائر فٹ کے حساب سے دیا تھا۔جو قومی خزانے اور عوام پر بہت بڑا ظلم ہے اور ابھی تک وہ ہسپتال بھی نامکمل ہے جس وجہ سے مریضوں کو انتہائی پریشانی اور دشواری کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہماری ظالم ساس نے vamp بن کر جو revamping کا کام شروع کیا تھا وہ کب تک مکمل کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ وہی revamping والی بات تھی اس وقت پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے پاس پچیس ڈی ایچ کیوز ہیں باقی ڈی ایچ کیوز ٹیچنگ ہسپتالوں کے ساتھ attach کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے فیز میں پچیس ڈی ایچ کیوز اور پندرہ ٹی ایچ کیوز کی revamping کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! محترمہ نے جو چکوال کا ذکر کیا یہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ وہ ابھی تک incomplete تھا۔

جناب سپیکر! میں آج سے چار ماہ پہلے چکوال گئی اور وہاں انہیں ساری directions دے کر آئی کہ اسے جلد سے جلد مکمل کریں۔ اب IDAP نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ by 1st week of February مکمل کر کے ہمیں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تلہ گنگ میں جو already سٹی ہسپتال بنا ہوا تھا اس دور میں وہاں کے لئے MRI مشین بھی خریدی گئی تھی لیکن وہ غائب ہے اور اسے وہاں سے اٹھوا دیا گیا۔ کیا وہاں لوگ نہیں رہتے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل میں MRI مشین کا پتا کر لیتی ہوں لیکن جہاں تک اس ہسپتال کا تعلق ہے جس بارے میں محترمہ نے سوال کئے اس سلسلے میں عرض ہے کہ میں ذاتی طور پر ایک نہیں بلکہ دو دفعہ وہاں چکر لگا چکی ہوں۔ اگر یہاں یاسر صاحب بیٹھے ہوتے تو بتاتے کہ ہم نے وہاں ایک ایک ہسپتال کو دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ بات پتا کرنے کی ہے کہ MRI کی مشین کہاں گئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے میں اس کا پتا کر کے بتاؤں گی۔

جناب سپیکر: پتا نہیں وہ کہاں چلی گئی لیکن وہاں تو نئی آنی چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں پتا کر لیتی ہوں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ سٹاف کی کچھ کمی ہے اور ڈاکٹر کی 201 منظور شدہ اسامیاں ہیں لیکن 112 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اس طرح 89 ڈاکٹروں کی کمی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کب تک یہ بھرتیاں ہو جائیں گی۔ گریڈ 5 سے 15 تک جو تعیناتی کا عمل testing service کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے وہ کب شروع کیا جائے گا اور کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت ہم نے بیس WMOs، 9 میل میڈیکل آفیسر اور سات چارج نرسز ڈی ایچ کیو ہسپتال چکوال کے اندر ابھی تعینات کئے ہیں۔ اسی طریقے سے آہستہ آہستہ تمام خالی اسامیوں کو پُر کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ ان کو مکمل سٹاف مل جائے گا but it's going to take a little time لیکن میں یہ بتا رہی ہوں کہ ہمارے آنے کے بعد ہم نے بیس WMOs، 9 میل میڈیکل آفیسر اور سات چارج نرسز تعینات کئے ہیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 712 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: میڈیکل کالج کی تعمیر کے لئے رقم جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***712: جناب منان خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال میں سرکاری میڈیکل کالج بنانے کی منظوری ہوئی تھی اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ADP 2017-18 سیریل نمبر 1825 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر بھی جاری تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2018-19 کے ADP میں اس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی اور اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میڈیکل کالج کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے پرائیویٹ میڈیکل کالج کو فائدہ ہوا ہے اور مجبوراً طالب علم اس کارخ کر رہے ہیں اور بھاری فیس ادا کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سرکاری میڈیکل کالج کو ADP میں شامل کرنے اور اس کے لئے خاطر خواہ رقم / فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ نارووال میں سرکاری میڈیکل کالج کی سکیم ADP 2017-18 میں شامل کی گئی تھی اور اس کے لئے 50 ملین روپے کی رقم بھی مختص کی گئی تھی۔ اس کی باقاعدہ کوئی منظوری نہ ہوئی تھی کیونکہ اس پراجیکٹ کا PC-I نہیں بنا تھا اور نہ ہی اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس مالی سال 2018-19 میں اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی کیونکہ اس سکیم کو ADP 2018-19 میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ اس میڈیکل کالج کو نظر انداز کیا گیا اس کی بڑی وجہ سٹاف کی کمی ہے اس وجہ سے اس سکیم کو شامل نہیں کیا کیونکہ پنجاب حکومت نے ابھی چار نئے میڈیکل کالجز جو کہ ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور ساہیوال میں بنائے ہیں اور ابھی تک ان کے سٹاف کی کمی پوری نہیں ہو سکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ اس کالج کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی کے بعد اس سکیم کو باقاعدہ طور پر ADP میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں پہلے تو منسٹر صاحبہ کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ وہ نارووال آ کر دیکھیں کہ وہاں revamping ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی۔ 2017-18 کی ADP میں نارووال کے لئے میڈیکل کالج تھا لیکن اسے next ADP میں نکال دیا گیا ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ گورنمنٹ اس کالج کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی سٹڈی کے بعد ڈاکٹر عیس محمد کی سربراہی میں کمیٹی بنی تھی اور وہ اس کی فزیبلٹی دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر ایک گلوکار پی ٹی آئی کے راہنما ہیں وہ ان کے امیدوار تھے ان کا پرائیویٹ ہسپتال ہے دراصل انہوں نے یہ میڈیکل کالج ADP سے نکلوا دیا ہے۔یہ ہمارے ضلع کے ساتھ زیادتی ہے اس پر جواب دیا جائے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کسی بھی میڈیکل کالج کی اہم چیز فیکلٹی ہوتی ہے۔اگر آپ کی فیکلٹی مکمل نہ ہو، آپ کے پروفیسرز مکمل نہ ہوں تو وہ فیکلٹی derecognized ہو جاتی ہے۔اس وقت بھی نشتر میڈیکل کالج اور دو اور میڈیکل کالجز کو ہر سال تقریباً 60 سے 70 لاکھ روپے جرمانہ دینا پڑتا ہے کیونکہ ان کے ٹیچرز مکمل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے لئے جو بہت بڑا مسئلہ ہے وہ اساتذہ کی کمی کا ہے اور جب تک آپ اساتذہ کو مکمل طور پر بھرتی نہ کریں میڈیکل کالج ناممکن ہے۔اس وقت تقریباً چار ہزار اساتذہ کی کمی ہے لیکن ہماری حکومت کے آنے کے بعد ہم نے 1100 نئے اساتذہ بھرتی کئے ہیں اور انہیں باقاعدہ میڈیکل کالجز میں لگایا ہے تاکہ جو already existing میڈیکل کالجز ہیں پہلے ہم ان کی فیکلٹی مکمل کر دیں۔اس وقت ہر میڈیکل کالج میں فیکلٹی صرف 70 فیصد ہے اور 30 فیصد اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ابھی just yesterday, I received a message from Public Service Commission کہ ہم نے سینئر رجسٹرار اور اسسٹنٹ پروفیسرز نیورالوجی اور پیڈیاٹرکس کے لئے بھرتی کے اشتہارات بھیجے تھے لیکن ان پر کسی بندے نے apply نہیں کیا یعنی ہمارے لئے یہ سب سے بڑا problem ہو گیا ہے کہ ان گیارہ سیٹوں پر کسی بندے نے apply ہی نہیں کیا اور انہوں نے وہ گیارہ سیٹیں ہمارے پاس واپس بھیجیں کہ ہم دو دفعہ ایڈورٹائز کر چکے ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی applicant نہیں آرہا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ اس بات کا اصل نقصان ہوا کہ ہم بہت عرصہ ایڈہاک ازم پر کام کرتے رہے۔ آپ استاد کو ایڈہاک ازم پر نہیں رکھ سکتے، استاد بنانے کا ایک طریقہ ہے کہ آپ اسے سینئر رجسٹرار لیتے ہیں پھر وہ اسسٹنٹ پروفیسر بنتا ہے پھر وہ ایسوسی ایٹ پروفیسر بنتا ہے پھر وہ پروفیسر بنتا ہے۔ یہ مسلسل ایک ٹریننگ کی کڑی ہوتی ہے لیکن جب آپ ایڈہاک ازم اور کنٹریکٹ پر رکھتے ہیں تو وہ کڑی ٹوٹ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم نے آ کر پہلا کام یہ کیا ہے کہ ہم مکمل ملازمت دے رہے ہیں یعنی ہم regular employees رکھ رہے ہیں تاکہ لوگوں کو پتا ہو کہ ان کی job security ہے اور آگے ان کا career structure ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو تسلی دیتی ہوں کہ اور کوئی وجہ نہیں، انشاءاللہ جس وقت ہماری میڈیکل فیکلٹی کا مسئلہ مکمل ہو گا تو ہم انشاءاللہ آپ کے کالج کو سب سے پہلے ترجیح دیں گے چونکہ آپ نے already کہہ رکھا ہے اور ہمارے لئے کسی پرائیویٹ میڈیکل کالج کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز پبلک سیکٹر کے ہسپتالوں سے زیادہ تنخواہیں دیتے ہیں اس لئے بہت سارے لوگ سرکاری ملازمت چھوڑ کر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں چلے گئے ہیں اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ابھی پچھلی کیبنٹ میٹنگ کے اندر ہم نے خاص طور پر ڈاکٹروں کی تنخواہیں اسی لئے بڑھائی ہیں تاکہ پبلک سیکٹر ہسپتال کے اندر ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ لوگ آنا شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کو ڈاکٹروں کی تنخواہیں بڑھانا پڑیں گی اور خاص طور پر اینستھیزیا کے لئے تو بہت زیادہ attraction دینا پڑے گی چونکہ وہ تو مل ہی نہیں رہے۔ ایک اور بڑا غلط کام ہوا جسے آپ نے ٹھیک کرنا ہے کہ گجرات یونیورسٹی already چل رہی ہے اس کے بلاکس میں کیمسٹری، بائیو کیمسٹری اور دوسرے مضامین پڑھائے جا رہے تھے لیکن وہاں سے وہ ختم کر کے دو بلاکس لے کر میڈیکل کالج کھول دیا گیا ہے لیکن آگے کچھ بھی نہیں ہے وہاں پر کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ ہم نے privately ایک ہسپتال بنایا تھا اور بنا کر گورنمنٹ کو دیا ہے تاکہ وہاں کچھ بچوں کی ٹریننگ ہو جائے لیکن اس طرح ایڈہاک ازم مناسب نہیں ہے۔

گجرات یونیورسٹی کا وائس چانسلر میڈیکل کالج بھی چلا رہا ہے اب آپ خود بتائیں کہ وہ میڈیکل کالج کیسے چلا سکتا ہے۔ ایک تو اسے separate کریں۔ جب تک وہاں فیکلٹی کی رہائش کی attraction نہیں ہوگی اور جب تک وہاں اچھے پروفیسر نہیں آئیں گے تو پھر یہ wastage of money and building ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: لوگ جاتے ہی نہیں ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمیں شوق تو ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں جگہ پر میڈیکل کالج بنا دیا ہے لیکن وہاں پر proper arrangement ہوتا ہے وہاں proper ہسپتال ہوتے ہیں، ان کی تنخواہ proper ہوتی ہے اور نہ ہی وہاں جانے کے لئے کوئی تیار ہوتا ہے آپ بے شک اسے ایڈورٹائز کریں۔

میں نے جب ملتان میں کارڈیالوجی ہسپتال بنایا تو وہاں جانے کے لئے کوئی ڈاکٹر تیار نہیں تھا۔ پھر ہم باہر سے لے کر آئے اور پتا نہیں ہم نے انہیں کتنی کتنی تنخواہیں دیں تب یہ ملتان میں کارڈیالوجی ہسپتال چلا تھا۔ پھر ہم نے انہیں جو بلڈنگ بنا کر دی اس میں five stars hotel والی facilities دیں۔ آپ اسے علیحدہ کریں تاکہ proper طریقے سے گجرات یونیورسٹی چلے اور میڈیکل کالج بھی علیحدہ چلے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے کہ ہمارے لئے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ گجرات یونیورسٹی اور سرگودھا یونیورسٹی بنی ہوئی ہیں۔ یونیورسٹی والے فیکلٹی کو employ کرتے ہیں جبکہ ہسپتال پنجاب حکومت کا ہے۔ وہاں پر مسلسل dichotomy کی وجہ سے بہت زیادہ tension ہے۔ ہسپتال اور کالج دونوں کے سٹاف مل کر کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! ہمارا مقصد یہ تھا کہ وہاں پر اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، پروفیسر جائیں گے اور مریضوں کو میڈیکل سپورٹ ملے گی لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس وہاں پر ایک عجیب و غریب قسم کا لڑائی جھگڑا شروع ہو چکا ہے۔ ہم اس بارے میں already چار meetings کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ teaching faculty ہسپتال عملہ کے ساتھ مل کر کام نہیں کرتی جس کی وجہ سے مریض بھی suffer کرتے ہیں۔ ہسپتال اور میڈیکل کالج بنانے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریضوں کو سپیشل کیئر مل سکے لیکن اس لڑائی جھگڑے کی وجہ سے at the end of the day مریضوں کو سپیشل کیئر نہیں ملتی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک پروفیسر جو کہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بھی تھا، میں اس پروفیسر اور یونیورسٹی کا نام آپ کو بعد میں بتا دوں گا۔ اب وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے لیکن جو خرابیاں اس یونیورسٹی میں وہ کر گیا ہے ان کی وجہ سے اسے چھوڑنا نہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل اسے نہیں چھوڑیں گے۔ سابقہ حکومت میں ایسے بہت سے غلط کام ہوئے ہیں، ایسے لوگوں کو سزا ملنی چاہئے اور انشاء اللہ ضرور ملے گی۔

جناب سپیکر: وہ پروفیسر medical field کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو آپ مجھے بتائیں کہ اس کی کیا credibility ہے اور وہ دونوں چیزیں کیسے run کر تا رہا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ گجرات میڈیکل کالج کے پرنسپل چار مرتبہ تبدیل ہوئے ہیں۔ کل ہمارے پاس انٹرویوز کے لئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ آیا ہوا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مہربانی کر کے مجھے یہاں سے تبدیل کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ وہاں پر کام نہیں کرنا چاہتا ہو گا۔ گجرات میڈیکل کالج میں پندرہ ہزار طالب علم ہیں۔ یہ ایک state of the art یونیورسٹی بنائی گئی تھی لیکن سوچ و بچار کے بغیر، اپنے نام کی تختی لگانے اور اپنا جھنڈا گاڑنے کے شوق میں اس یونیورسٹی

کے کچھ بلاک الگ کر کے اس کا بیڑہ غرق کر دیا گیا۔اس یونیورسٹی کا پچھلے دس سالوں میں بہت بُرا حال کر دیا گیا۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سابقہ حکمرانوں نے اپنے نام کی تختی لگانے کے لئے یہ بلاک لئے اور ان کا افتتاح اپنے نام سے کیا تھا۔اسی طرح انہوں نے وہاں پر ایک پارک بنایا اور اسے بھی اپنا نام دیا۔سابق حکمرانوں کا مقصد اچھے institutions بنانا نہیں بلکہ یہ صرف اپنی publicity چاہتے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح ابھی نارووال کا ذکر ہوا ہے، آپ نے بھی گجرات کا ذکر کیا ہے اور منسٹر صاحبہ نے جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پروفیسرز کی اب بھی 30 فیصد اسامیاں خالی ہیں۔ساہیوال میڈیکل کالج میں پروفیسرز کی منظور شُدہ 21 اسامیاں ہیں جبکہ وہاں پر صرف ایک پروفیسر صاحب کام کر رہے ہیں اور باقی ساری اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم یہ ساری اسامیاں پُر کریں گے لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو چیز point out کی ہے اس بابت میں already بتا چکی ہوں کہ ہمارے پاس میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز کی بہت زیادہ کمی ہے۔اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن محکمہ صحت کی خصوصی درخواست پر کوئی اور نہیں بلکہ صرف اور صرف ڈاکٹرز اور میڈیکل ٹیچرز کی recruitments کر رہا ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہمیں کل ایک لیٹر موصول ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ہمارے پاس کچھ اسامیوں کے لئے کسی آدمی نے apply نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ڈاکٹرز اور میڈیکل ٹیچرز کی اسامیاں جلد از جلد پُر کر لی جائیں۔ ہم نے ڈاکٹروں کی تنخواہیں بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ تنخواہیں بڑھ جانے کا سُن کر شاید زیادہ لوگ اس طرف آنا شروع ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرا خیال ہے کہ دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو آپ تنخواہ کے ساتھ کوئی سپیشل package بھی دیں تب ہی attraction ہو گی اور پروفیسرز صاحبان ان دُور دراز علاقوں میں جائیں گے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے already دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کے لئے سپیشل package رکھا ہوا ہے۔ ساہیوال، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، رحیم یار خان اور ڈی جی خان کے لئے ہم نے سپیشل package رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! نارووال کو بھی اس سپیشل package میں شامل کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب نارووال میں میڈیکل کالج کھلے گا تو پھر وہاں پر بھی تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز صاحبان کو سپیشل package دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! نارووال جانا اب مشکل نہیں رہا بلکہ ہم ایک گھنٹے میں نارووال پہنچ سکتے ہیں۔ پروفیسرز صاحبان کے لئے نارووال جانا اب بہت آسان ہو گیا ہے۔ ہمیں یہ طعنے دیتے ہیں کہ ہم صرف سڑکیں اور پُل بناتے ہیں۔ اب پی ٹی آئی کی حکومت ہے تو یہ ہمارے منظور شُدہ میڈیکل کالجوں اور ہسپتالوں کو کیوں ignore کر رہے ہیں؟ نور کوٹ مینگڑی (Mangri) جو کہ میرے حلقہ میں آتا ہے وہاں پر ایک رورل ہیلتھ سنٹر بن رہا تھا موجودہ حکومت نے اس کے فنڈز رُوک دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس RHC کی feasibility منظور ہو چکی ہے، کیا اس کو اگلے ADP میں شامل کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے کب تک فنڈز release کر دیئے جائیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سابقہ حکومت میں اکثر رورل ہیلتھ سنٹرز کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ اب ہم تمام رورل ہیلتھ سنٹرز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک خصوصی پروگرام بنا رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمرجنسی روم موجود ہو، وہاں پر ماں اور بچے کی دیکھ بھال کے لئے proper arrangements ہوں تاکہ رورل ہیلتھ سنٹر میں ڈیلیوری بھی ہو سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آبادی بڑھ رہی ہے اگر معزز ممبر جناب منان خان کے حلقہ نور کوٹ مینگڑی میں RHC نہیں بن سکا تو آپ ابھی بنا دیں کیونکہ اس کی ضرورت تو ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں کب انکار کر رہی ہوں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم یہ RHC بنائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! نارووال کے رورل ہیلتھ سنٹرز کو آپ ضرور فنڈز دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی فورم ہے، یہاں پر سوال وجواب کی نشست ہوتی ہے لیکن ہمیں مسائل کے حل کی طرف جانا چاہئے۔ ہم اس بحث میں نہ پڑیں کہ کس نے کیا کیا؟

جناب سپیکر! میں خود چھ سال تک اسی محکمہ کا وزیر رہا ہوں اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی shortage ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ منسٹر صاحبہ فوراً اس shortage کو پورا کر دیں گی تو یہ ممکن نہیں کیونکہ اس کے لئے وقت درکار ہے اس کے لئے ایک نظام ہے اور ہم

نے اسی نظام کے تحت ہی تمام اسامیوں کو پُر کرنا ہے۔ہم نے سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسر صاحبان کو لانا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے بہت اہم بات کی ہے کہ ڈی جی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی فیکلٹی پورا کرنا انتہائی مشکل task تھا کیونکہ PMDC کا ایک standard اور yardstick ہے جس کے تحت ہی ہم نے تمام recruitments کرنی ہوتی ہیں۔ ہم نے میڈیکل ٹیچرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر کی حد بڑھا کر 63 سال کر دی اور پھر contract پر لوگ رکھے گئے ہیں۔ مجھے اپنی بہن منسٹر صاحبہ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ جو لوگ contract پر ہیں ان کی assessment کرنے کے بعد محکمہ انہیں favour دیتے ہوئے regular کر دے۔ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آپ جتنی مرضی کوشش کر لیں پروفیسرز نہیں آئیں گے اور اس طریقے سے آپ کو basic sciences کے لوگ نہیں ملیں گے۔اسی طرح anesthesia کے ڈاکٹرز کی یہاں بہت کمی ہے اور وہ بھی مشکل سے مل رہے ہیں۔ سپیشل کیڈر اور ٹیچنگ کیڈر کا فرق دُور کیا جائے اور یہ بڑا مشکل task ہے۔ ہمیں کچھ چیزوں کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کرنا ہوگا تاکہ ہم وہاں پر بیٹھ کر ان کا solution تلاش کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ منسٹر صاحبہ! ڈاکٹرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھانے کے حوالے سے آپ seriously سوچیں۔ آپ کو علم ہو گا کہ انگلینڈ میں انہوں نے شاید ڈاکٹرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 70 سال کر دی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہاں اس وقت ایوان میں ہمارے دو کابینہ کے وزیر موجود ہیں۔ آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ میں نے کابینہ کی میٹنگ میں دو مرتبہ یہ بات کہی ہے کہ ہم اپنے میڈیکل ٹیچرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 65 سال کر دیں تاکہ

We should not lose the medical teachers and this point is under consideration.

انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں جلد کوئی مثبت فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جب میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز اس عمر تک پہنچتے ہیں تو وہ fully trained ہو جاتے ہیں لہٰذا ہمیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے اندر ریٹائرمنٹ کی عمر 70 سال ہے۔ انگلینڈ میں 70 سال کی عمر میں compulsory retirement ہوتی ہے اور 65 سال کی عمر میں وہ خود ریٹائرمنٹ لینا چاہئیں تو لے سکتے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کی عمر ہر جگہ بڑھا دی گئی ہے اور ہم بھی یہ تجویز move کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرا خیال ہے کہ آپ میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 67 سال رکھیں۔ دوسرا آپ دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو ایک سپیشل package دیں۔ آپ کا پرائیویٹ ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کے ساتھ مقابلہ شروع ہو گیا ہے اور وہ آپ ہی کے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو کھینچ کرلے کر جا رہے ہیں اس لئے آپ مہربانی کر کے اس معاملے کو کابینہ کی میٹنگ میں discuss کریں، ان کو ایک attractive package دیں اور ان کی ریٹائرمنٹ کی عمر 67 سال کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے خواجہ سلمان رفیق سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے یہ ذمہ داری ان کے پاس تھی۔ انہوں نے basic sciences میں demonstrators کی اسامیاں ختم کر دی تھیں اور اس کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی nursery of basic sciences میں demonstrators ہوتے ہیں، ساری teachings وہاں پر demonstrators ہی conduct کرتے ہیں اور پھر وہی demonstrators اپنے امتحانات دے کر اسسٹنٹ پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! سابقہ دور حکومت میں demonstrators کی اسامیاں ختم کر دی گئیں اور اس کا نقصان یہ ہوا کہ اب ہمارے پاس basic sciences کے حوالے سے ٹیچرز کا فقدان ہے۔

جناب سپیکر: آپ دوبارہ سے بھرتی کرلیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں کہ ہم بھرتی کر رہے ہیں، یہی ساری چیزیں کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جس دن سے میں آئی ہوں تو پہلا کام advertise کرنے کا کیا ہے۔ ہم نے 1100 ٹیچرز ابھی لئے ہیں اور اب ہم 900 ٹیچرز کی advertisement بھیج رہے ہیں۔ انشاءاللہ آہستہ آہستہ یہ کمی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی کوئی تجویز ہو تو ضرور دیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ کوئی اچھی چیز سامنے آ جائے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہ اسامیاں اس طرح سے ختم نہیں کی گئیں۔ Basic science چونکہ clinical part نہیں ہے اس لئے ڈاکٹروں کو اس طرف attraction نہیں ہے۔ اس بنیاد پر لوگ basic science میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو demonstrator کی اسامیوں سے متعلق یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً آپ کو دوسری specialty کے لوگ مل رہے ہیں اور نئی اسامیاں محکمہ خزانہ سے create نہیں ہو رہیں تو اس بنیاد پر آپ لوگوں کو لگا دیتے ہیں۔ آپ ان اسامیوں کو کم نہ کریں بلکہ نئی اسامیاں create کرنی چاہئیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس اسامیاں بہت ہیں۔ آپ ہمیں لوگ دے دیں ہم انہیں لگا دیں گے۔ یہ مسئلہ نہیں ہے آپ جتنے لوگ دیں گے ہم لگا دیں گے لیکن وہ qualified teachers ہونے چاہئیں۔ PMDC کا ایک قانون ہے کہ according to the qualifications only then you take teacher آپ ہمیں بندے دیں گے ہم انہیں لگائیں گے، ہم انہیں کنٹریکٹ پر لگائیں گے اور ہم ہر طریقے سے ان کو accommodate کریں گے بس یہ ہمیں استاد دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ بار بار کہتے ہیں کہ agricultural ایمرجنسی لگائیں ایمرجنسی تو یہاں ہونی چاہئے کہ out of box چیزیں سامنے آنی چاہئیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ایک بات ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے ایک portal بنادیا ہے۔ اس وقت ہمارے overseas جتنے پاکستانی ڈاکٹرز ہیں، ان کے لئے وہ portal بنایا ہے کہ جو لوگ واپس پاکستان آنا چاہتے ہیں جنہوں نے specialization in particular subject کی ہوئی ہے اور وہ teaching cadre میں آنا چاہتے ہیں ان سب کے نام آج کل ہم نوٹ کر رہے ہیں۔ ان کو صرف واپس attract کرنے کے لئے کہ آپ واپس تشریف لائیں ہم ہر طریقے سے آپ کو facilitate کریں گے تاکہ ہماری faculty کی کمی پوری ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں ٹیکنیکل چیزیں تو نہیں سمجھتا لیکن جب ساہیوال میڈیکل کالج بنا تو اس سلسلہ میں ہمیں کافی کام کرنے کا موقع ملا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جب ایک پروفیسر کو لاہور سے یا کسی بڑے شہر سے shift کیا جاتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں comfortable محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے package کی جو بات کی ہے وہ بالکل صحیح بات ہے اس کے بغیر کسی نے نہیں جانا۔

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اگر تمام remote areas کے میڈیکل کالجز کے لئے ایک سپیشل میٹنگ کر کے وہاں کی faculty کو پورا کرنے کے لئے ایک پالیسی مرتب کر لیں۔ اس کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے، ہم نے temporary طور پر ایسا کیا تھا کہ آپ تین ماہ کے لئے چلے جائیں اور پھر آجائیں۔ اس طرح rotation کے تحت انتظام کر لیا جائے تو جو نہیں بھی جانا چاہتے ان کے لئے بھی لازمی ہو گا کہ وہ تین ماہ یا چھ ماہ کے لئے جائیں گے۔ اس سے یقیناً ان ہسپتالوں کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: ہم اپنے دور میں یہ شروع کر رہے تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ ہمارا آخری ضلع راجن پور ہے وہاں کے BHU میں ڈاکٹر نہیں جا رہے تھے۔ ہم نے ڈاکٹرز کی attraction کا پروگرام بنایا کہ جو ڈاکٹر راجن پور جائے گا اس کی 50ہزار روپے تنخواہ ہو گی ویسے 25ہزار روپے تھی اور ایک موٹر سائیکل اس کو ملے گا اور اس کی گارنٹی گورنمنٹ آف پنجاب دے گی جس کی nominal اقساط میں واپسی ہو گی۔ آپ یقین کریں کہ سارے BHUs میں ڈاکٹرز available ہو گئے۔ آپ اس طرح کا کوئی پروگرام وہاں پر دیں، ساہیوال اور جہاں پروفیسر نہیں جاتے وہ جائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا جو معاملہ ہے تو اس وقت ہمارے 90 فیصد BHUs میں میڈیکل آفیسر اس لئے چلے گئے ہیں کہ اگر کسی ڈاکٹر نے پوسٹ گریجویشن کے لئے apply کرنا ہوتا ہے اور ان کی induction ہونی ہے تو ان کے لئے BHU کی سروس بڑی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ ہم نے 6800 بندے لئے ہیں ان میں سے 90 فیصد BHUs اور RHCs میں گئے ہیں۔ آپ نے جہاں تک pay package کی بات کی ہے تو راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے لئے pay package already ہے۔ اس وقت ایک ڈاکٹر جو وہاں بطور میڈیکل آفیسر کام کرتا ہے اس کو تقریباً ایک لاکھ 25 ہزار سے لے کر ایک لاکھ 30 ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ ہم ہر طریقے سے ان کو facilitate کر رہے ہیں۔ ہم اس کے لئے نئی innovation اس لئے لائے ہیں کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے اکٹھی posts advertise ہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! ہم نے اب کہا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی علیحدہ advertise post ہوں گی اور جو ڈیرہ غازی خان جانا چاہتا ہے وہ اس طرف apply کریں تاکہ وہ کسی competition میں نہ آئیں۔ اسی طریقے سے جو ملتان جانا چاہتے ہیں وہ وہاں کے لئے apply کریں، جو رحیم یار خان جانا چاہتے ہیں وہ وہاں کے لئے apply کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ساہیوال کے لئے بھی package دے دیں وہاں انفراسٹرکچر ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ساہیوال کے لئے package ہے۔ ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے لئے package ہے جو بڑے میڈیکل کالجز ہیں ان میں نہیں ہے لیکن جتنے نئے میڈیکل کالجز کھولے گئے ہیں ان کو encourage کرنے کے لئے سب کو packages دیئے جا رہے ہیں۔ اب ہم نے جو تنخواہ بڑھائی ہے اس سے ڈاکٹرز کے حالات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے دوسری بات overseas پاکستانی ڈاکٹرز کی کی ہے۔ ہم ان کو encourage کر رہے ہیں کہ وہ واپس تشریف لائیں۔ آپ انشاء اللہ آئندہ چھ آٹھ ماہ میں ایک تبدیلی دیکھیں گے۔ جس میں آپ دیکھیں گے کہ faculty کی 30 فیصد کمی سے 5 یا 10 فیصد رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: جنرل ہسپتال میں مریضوں کی تعداداور وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*631: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال میں وینٹی لیٹر کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی مریضوں کی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹر کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 7459 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال ہذا میں 62 وینٹی لیٹر موجود ہیں۔

(ب) جی، ہاں حکومت مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹر کی تعداد بڑھانے کے لئے پہلے ہی اقدامات کر رہی ہے۔اس ضمن میں ایک سکیم Purchase of ventilators and ICU Beds With Basic Allied Equipment in all teaching Hospitals in Punjab. 12۔دسمبر 2017 کو 778.210 ملین روپے کی لاگت سے PDWP سے منظور ہو چکی ہے۔ جس کے تحت کل 279 وینٹی لیٹر خریدے جا رہے ہیں جس میں لاہور جنرل ہسپتال لاہور کو اس سال 28 وینٹی لیٹر فراہم کئے جائیں گے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے 778.210 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں۔ Process of purchase مکمل ہونے کے بعد L.C کھول دی جائے گی اور LC کھلنے کے 90 دن بعد وینٹی لیٹرز فراہم ہو جائیں گے۔

گوجرانوالہ میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو

ہسپتالوں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***672: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال ہیں۔ یہ کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) حکومت کی ترجیحات کے مطابق ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کون سی سہولیات، مشینری اور ملازمین ہونے چاہئیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تمام سہولیات حکومتی معیار کے مطابق ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی مشینری کی کمی ہے اور کتنے آپریشن تھیٹر کی ضرورت ہے؟

(و) ان ہسپتالوں میں حکومت کب تک تمام سہولیات اور ڈاکٹرز مع دیگر خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں بیڈز کی تعداد 702 ہے اور اس میں 21 وارڈز ہیں۔ تین تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں۔

1۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال وزیر آباد 60 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔

2۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کامونکی 60 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔

3۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نوشہرہ ورکاں 40 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ دو قسم کے ڈی ایچ کیو ہسپتال موجود ہیں۔ غیر تدریسی اور تدریسی۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ، ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی، ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد، ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال، ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان تدریسی ہسپتال ہیں۔ ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ایم ایس ڈی ایس کے مطابق 18 سپیشلیٹز ہونی چاہئیں جبکہ ٹیچنگ ہسپتال میں ان سپیشلیٹز کی تعداد 25 سے 35 تک ہو سکتی ہے ٹیچنگ ہسپتال میں مشینری اور سہولیات منظور شدہ سپیشلیٹز کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔ جہاں تک سٹاف کا تعلق ہے۔

یہ محکمہ خزانہ کے ساتھ yard stick کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے۔ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں مریضوں کے لئے تمام بنیادی سہولتیں Doppler Colour, Endoscopy(OPD Basis) Lab Services (24/7)XRAY (24/7) Ultrasound (24/7), Ct Scan (24/7) MRI وغیرہ میسر ہیں اور جدید مشینری اور تربیت یافتہ عملہ مریضوں کے علاج کے لئے دستیاب ہے۔

ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں درج ذیل سہولیات کا ہونا ضروری ہے:

1۔

او پی ڈی	ان ڈور	گائنی	ایمر جنسی	لیبارٹری	آپریشن تھیٹر
ایکس رے	ڈینٹل	ٹی بی	EPI	ہیلتھ ایجوکیشن	ٹراما سنٹر
بلڈ بنک					

2۔ ان سہولیات کو فراہم کرنے کے لئے متعلقہ مشینری کا ہونا ضروری ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ تحصیل ہسپتال میں ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں حکومت کی مہیا کردہ سہولتیں جیسا کہ Medical, Surgical, Gyane, Gastroentrology, Cardioloy Peadictric, ICU, Eye, Urology, Emergency حکومتی معیار کے مطابق

موجود ہیں۔ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جو کہ ایک تحصیل لیول ہسپتال میں ہونا ضروری ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈکل سٹاف کی جو اسامیاں خالی ہیں اُن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں اس وقت 10 آپریشن تھیڑ کام کر رہے ہیں اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مزید 10 آپریشن تھیڑ کی ضرورت ہوگی۔ ہسپتال میں تمام بنیادی ضروریات کے لئے مشینری موجود ہے تاہم مزید نئی مشینری کی ضرورت ہوگی۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال نوشہرہ ورکاں میں آرتھوپیڈک اور لیبر روم کی ضرورت ہے۔

(و) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6637 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے جس میں 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز کو تعینات کیا جا چکا ہے۔ 120 خواتین میڈیکل آفیسرز ضلع گوجرانوالہ میں تعینات کی گئی ہیں۔3620 مرد ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ جنوری 2019 میں مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔

صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

718*: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت نے منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 52/53 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں خاص طور پر ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کوئی وارڈز یا بیڈز مختص کئے گئے ہیں اگر ہاں تو ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا طریق کار Control of Narcotics Substances Act 1997 میں وضع کیا گیا ہے۔اس ایکٹ کے سیکشن 52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔تاہم منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کے کام کا آغاز نہیں ہوسکا۔اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے تمام متعلقہ محکموں سے تین میٹنگز میں مشاورت کی ہے۔ جلد ہی تمام متعلقہ محکموں پر مشتمل ایک صوبائی ٹاسک فورس قائم کر دی جائے گی۔ جہاں تک رجسٹریشن کی ذمہ داری کا تعلق ہے اس سلسلے میں تمام محکموں سے مشاورت کے بعد طے کر لیا جائے گا کہ آیا محکمہ سوشل ویلفیئر کو یہ ذمہ داری تفویض کی جاتی ہے یا کہ محکمہ صحت اس کام کو انجام دے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔

اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔پنجاب مینٹل ہیلتھ ایکٹ 2014 کے سیکشن 6(3) کے تحت بھی منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کا کام صوبائی حکومت کا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لئے دس بیڈز مختص ہیں۔ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بھی 10 بیڈز مختص ہیں۔ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ماتحت ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے لئے پانچ بیڈز مختص کر دیئے ہیں۔اس وقت پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے 100 بیڈز پر مشتمل سنٹر قائم ہے جو فروری کے آغاز میں مکمل فعال ہوجائے گا۔منشیات

کے افراد کا علاج اور بحالی ایک سپیشلائزڈ شعبہ ہے اس میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکس اور سائیکالوجسٹ کی ٹریننگ درکار ہے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے علاج کے سینٹر میں ہمارے ڈاکٹر، سائیکالوجسٹ، نرسز وغیرہ ٹریننگ حاصل کریں گے۔ اس سینٹر کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کے بعد صوبہ پنجاب میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے ڈویژن لیول پر آٹھ مزید سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

منشیات کے عادی افراد کو دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں جیسے کہ ہیپاٹائٹس، ایڈز، جلد کی بیماریاں اور دل کی بیماریاں ان بیماریوں کے علاج کی سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں موجود نہ ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے مریضوں کے میڈیکل، سرجیکل اور دیگر شعبوں سے متعلقہ سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس ادارہ کو سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائینسز سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گائنی کی سہولیات اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*711: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ میں گائنی وارڈ موجود ہے تو اس میں کتنے بیڈز کا بندوبست کیا گیا ہے اور اس میں تعینات عملہ، ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گائنی شعبہ کی شفٹ کی تبدیلی سے آدھا گھنٹہ پہلے اور بعد میں آنے والی عورتیں عدم توجہ کا شکار ہونے کے باعث لیبر روم کے باہر برآمدے میں ہی بچوں کو جنم دے دیتی ہیں اور نومولود بچوں کو فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے اکثر بچے دم توڑ دیتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں اکتوبر 2018 میں اس طرح کے کتنے واقعات رونما ہوئے، تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈز میں مزید سہولتیں فراہم کرنے اور اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ میں گائنی وارڈ موجود ہے جس میں منظور شدہ بیڈز کی تعداد 13 ہے لیکن مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال ہذا میں 26 بیڈز لگائے گئے ہیں۔

ہسپتال ہذا میں چار گائناکالوجسٹ، آٹھ وومن میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ نرسز، تین لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور تین مڈوائف بھی تعینات ہیں۔ گائنی کی سروسز چوبیس گھنٹے موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ شفٹ میں تبدیلی کے وقت یہ سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ جب تک ڈیوٹی پر آنے والا سٹاف ڈیوٹی پر نہ پہنچ جائے تب تک سٹاف ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ نومولود بچوں کی پیدائش پر بچوں کے ماہر ڈاکٹر چیک کرتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو بچوں کو نرسری وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) اکتوبر 2018 میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا، اس کی محکمانہ انکوائری محکمہ صحت کے اعلیٰ افسران نے کی تھی جس میں ثابت ہوا تھا کہ یہ کیس MLC تھا اور اپنی مرضی کا رزلٹ لینے کے لئے یہ ڈرامہ رچایا گیا تھا۔ حالانکہ اس مریضہ کو گائناکالوجسٹ اور وومن میڈیکل آفیسرز نے متعدد بار چیک کیا تھا اور وہ مریضہ لیبر روم میں داخل تھی۔

(د) ہسپتال ہذا میں گائنی کی تمام سہولیات موجود ہیں۔

بریسٹ کینسر سے آگاہی کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***719: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند کینسرز خاص طور پر بریسٹ اور سروائیکل کینسر خواتین کی جان کے بڑے دشمن ہیں؟

(ب) کیا بریسٹ کینسر سے آگاہی کے لئے حکومتی اقدام اٹھائے جارہے ہیں مزید یہ کہ صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں پنک کاؤنٹر جس میں خواتین کا معائنہ کیا جائے، انہیں خود معائنہ سکھایا جائے اور خود معائنہ کی اہمیت بتائی جائے کا قیام اور میمو گرافی کی سہولت فراہم کرنا حکومتی ترجیح میں شامل ہے؟

(ج) کیا حکومت سروائیکل کینسر کی سکریننگ پروگرام (Pap Smear) کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تمام کینسرز بشمول چھاتی اور بچہ دانی کے کینسرز جان لیوا ہوسکتے ہیں۔ تاہم بروقت تشخیص پر ان کا مؤثر علاج بھی ممکن ہے۔

(ب) بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے لئے حکومت اقدام اٹھارہی ہے۔ صوبے کے تمام تدریسی ہسپتالوں میں بریسٹ کلینکس قائم ہیں۔ جہاں رجسٹریشن کاؤنٹر موجود ہیں۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً70-80 بریسٹ سے متعلقہ مریضوں کا سینئر ڈاکٹر معائنہ کرتی ہیں اور مریضوں کو خود معائنہ کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ بریسٹ کینسرز سے متعلق آگاہی واکس اور لیکچرز دیئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان تدریسی ہسپتالوں میں میمو گرافی کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سروائیکل کینسر کے لئے Pap Smear سکریننگ کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ تاہم وہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جو کہ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت ہیں ان میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں قائم کردہ ٹیکنیکل ورکنگ گروپ برائے Non Communicable Diseases(NCD) اپنی سفارشات مرتب کررہی ہے۔ جن کی روشنی میں ان ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں متعلقہ سہولیات مرحلہ وار فراہم کردی جائیں گی۔

(ج) یہ سہولت پہلے سے ہی تدریسی ہسپتالوں میں مہیا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے ہسپتالوں میں عملہ اور خراب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***733: سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان کے کتنے ہسپتال میں سرجن / فزیشن کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا اس حلقہ میں کوئی کارڈیک سنٹر ہے تو کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے؟

(د) ان ہسپتال میں کون کون سی مشینری خراب حالت میں ہے نیز یہ کب تک ٹھیک یا چالو کر دی جائے گی؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں حکومت مزید کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان کے دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت میں سرجن / فزیشن کی اسامی منظور شدہ نہیں ہے جبکہ ان تمام مراکز صحت میں ڈاکٹرز موجود ہیں۔ حلقہ پی پی۔264 میں دو دیہی مراکز صحت اور چار بنیادی مراکز صحت ہیں:

دیہی مراکز صحت:

1۔ دیہی مرکز صحت جمال الدین والی
2۔ دیہی مرکز صحت راجن پور کلاں

بنیادی مراکز صحت:

1۔ بنیادی مرکز صحت آباد پور، (24/7 بی ایچ یو)
2۔ بنیادی مرکز صحت روتی شریف (نارمل بی ایچ یو)
3۔ بنیادی مرکز صحت کوٹ کرم خان (24/7 بی ایچ یو)
4۔ بنیادی مرکز صحت سادی سلطان (24/7 بی ایچ یو)

(ب) دیہی / بنیادی مراکز صحت میں کارڈیک سنٹر کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(ج) دیہی مراکز صحت میں گائنی وارڈز کی سہولت مہیا نہیں ہوتی البتہ لیبر روم فنکشنل ہے۔ لیبر روم میں صرف نارمل ڈلیوری کی جاتی ہے آپریشن کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(د) ان تمام مراکز صحت میں موجود مشینری چالو حالت میں ہے۔

(ہ) ان مراکز صحت میں مندرجہ ذیل سہولیات کا ہونا ضروری ہے اور یہ تمام سہولیات پہلے سے ہی موجود ہیں۔

1۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت
2۔ غذائی کمی شکار بچوں کے لئے غذائی پروگرام
3۔ حاملہ خواتین کے لئے مفت علاج معالجے کا انتظام
4۔ مفت ڈلیوری کی سہولت
5۔ فری ایمبولینس کی سہولت
6۔ بنیادی بیماریوں کا علاج اور ادویات کی مفت فراہمی

منڈی بہاؤالدین: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*742: **جناب گلریز افضل گوندل**: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) منظوری کے مطابق کتنے شعبوں کے ڈاکٹرز تعینات ہیں، ان کے نام کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) کیا آپریشن تھیٹر فنکشنل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 38 ہے۔

(ب) ان شعبہ جات میں منظوری کے مطابق 17 ڈاکٹرز تعینات ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملکوال میں minor سرجری کی سہولت موجود ہے۔ ماہر امراض بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی کی وجہ سے اسامی خالی ہے لہٰذا major سرجری نہیں کی جا رہی ہے۔
ماہر امراض بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نے ہر ٹیچنگ ہسپتال میں بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی سیٹیں مختص کر دی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر GB / 294 میں

ڈسپنسری کے رقبہ پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

150: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک GB / 294 تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیلتھ ڈسپنسری کا کتنا عملہ موجود ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کا رقبہ کتنا ہے کیا ڈسپنسری کی چار دیواری مکمل ہے اگر نامکمل ہے تو محکمہ کب تک چار دیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کے کچھ رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہیں اگر ایسا ہے تو یہ قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چک نمبر 294 گ ب میں ڈسپنسری نہیں رورل ہیلتھ سنٹر JB / 394 کا سب ہیلتھ سنٹر ہے۔ جس میں ایک ڈسپنسر، ایک دائی اور ایک نائب قاصد تعینات ہیں۔

(ب) مذکورہ سب ہیلتھ سنٹر 8 کنال اور 5 مرلے پر محیط ہے یہ زمین صوبائی حکومت کے نام ہے محکمہ صحت کے نام نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی سرکاری بلڈنگ نہیں ہوتی۔ یہ سب ہیلتھ سنٹر مقامی لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا تھا۔ یہ بلڈنگ محکمہ صحت کی نہیں ہے اس لئے محکمہ صحت چار دیواری بنانے سے قاصر ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ صحت اس معاملہ میں گاؤں کے معززین سے رابطہ میں ہے۔ انشاللہ جلد ہی قبضہ واگزار کروالیا جائے گا۔

فیصل آباد: چک نمبر 68 گ ب جڑانوالہ کی ڈسپنسری میں ادویات اور عملہ کی تفصیلات

268: جناب محمد سلیم اختر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد تحصیل جڑانوالہ میں میڈیکل ڈسپنسری چک نمبر 68 گ ب کب سے کام کر رہی ہے؟

(ب) تعینات عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ایم بی بی ایس ڈاکٹر کب سے تعینات نہ ہے؟

(د) اس میں کون کون سی ادویات میسر ہیں نیز اس کی عمارت کی مرمت کب کی گئی تھی؟

(ہ) کمروں کی کتنی تعداد ہے نیز اگر ڈاکٹر اور ادویات نہ ہیں تو کب دستیاب ہونگی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ ڈسپنسری پاکستان بننے سے پہلے کی موجود ہے۔ جو اب بھی عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

(ب) اس ڈسپنسری میں تعینات عملہ کی تعداد چار ہے۔ جن میں ایک ڈسپنسر، ایک واٹر کیریئر، ایک سینٹری ورکر اور ایک چوکیدار تعینات ہے

(ج) PHFMC کے پاس 61 ڈسپنسریز ہیں جن میں صرف 26 پر ڈاکٹرز کی سیٹیں منظور شدہ ہیں اور ان 26 ڈسپنسریز میں ڈاکٹرز تعینات ہیں اس لئے ہر ڈسپنسری پر ڈاکٹر تعینات نہیں کیا جا سکتا ہے۔

(د) اس میں جو ادویات میسر ہیں اُس لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز اس کی عمارت کی مرمت سال 2011 میں کی گئی تھی۔

(ہ) اس ڈسپنسری میں کمروں کی تعداد چھ ہے۔PHFMC کے مین سٹور سے بھی ادویات بوقت ضرورت فراہم کر دی جاتی ہیں۔ مزید انچارج ہیلتھ ڈسپنسری کو ہر ماہ پانچ ہزار تک کی ادویات لوکل مارکیٹ سے لینے کی اجازت ہے۔

فیصل آباد: چلڈرن ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

335: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کی ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ضرورت کے مطابق طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذاء میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل۔Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا ابھی ابتدائی مراحل میں ہے جس کے لئے مشینری پرچیز کرلی گئی تھی۔ مزید برآں اگر نئی مشینری کی ضرورت ہوئی تو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرلیا جائے گا۔

(د) ڈاکٹرز کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دے دیا گیا تھا جس کی درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 26۔دسمبر 2018 تھی۔ جز(د) کے دوسرے حصہ کا جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

پاکپتن: بی ایچ یو چک نمبر EB/21
کے ملازمین کو تنخواہ نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

342: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر EB/21 تحصیل عارفوالہ اور بی ایچ یو چک نمبر 24/7 پیر غنی پاکپتن میں تعینات آیا کو تاحال تنخواہ نہیں دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ میڈیکل آفیسر نے مجاز اتھارٹی کو تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا تحریر کیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بی ایچ یوز میں تعینات آیا کو تنخواہ دینے اور ان کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر EB/21 تحصیل عارفوالہ اور بی ایچ یو چک نمبر 24/7 پیر غنی پاکپتن میں تعینات آیا کو تاحال تنخواہ نہیں دی گئی جس کا جواب مندرجہ ذیل دو حصوں پر مشتمل ہے:

1۔ حصہ اول (سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21)

2۔ حصہ دوئم (معراج فاطمہ آیا بنیادی مرکز صحت پیر غنی)

حصہ اول (سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21)

یہ کہ بنیادی مرکز صحت EB/21 تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن میں آیا کی خالی اسامی پر تعیناتی کے لئے پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے جاری کردہ واک ان انٹرویو کے اشتہار کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری 25115-IRMNCH/Estt/21 بتاریخ 13۔ستمبر 2017 کے ذریعہ انٹرویو کمیٹی تشکیل کی گئی جس میں آیا کی پوسٹ کے لئے انٹرویو کی تاریخ 14۔ستمبر 2017 طے کی گئی اور انٹرویو طے کردہ شیڈول کے مطابق زیر دستخطی کے دفتر واقع ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمپلیکس کچہری روڈ پاکپتن

میں14۔ ستمبر 2017 کو تمام ریکروٹمنٹ کمیٹی ممبران کی موجودگی میں منعقد ہوئے جس میں کل تین امیدواران نے شرکت کی اور سلیکشن / ریکروٹمنٹ کمیٹی کی متفقہ سفارش کے تحت مسماۃ سمیرا بی بی کو بطور آیا بذریعہ آرڈر نمبری IRMNCH/28223 بتاریخ یکم نومبر 2017 کو ایک سالہ کنٹریکٹ کے تحت بھرتی کر لیا گیا جبکہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے تحت کام کرنے والے تمام ملازمین جو کہ ایک سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوتے ہیں۔(بشمول آیا)ان کی تمام تنخواہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر سے جاری ہوتی ہے اسی تناظر میں مسماۃ سمیرا بی بی آیا کے تمام کاغذات (بھرتی آرڈر، میڈیکل اور حاضری رپورٹ وغیرہ کی مصدقہ کاپیاں پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے دفتر بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Finance/336 بتاریخ 17۔جنوری2018 بھجوا دی گئی یعنی مسماۃ سمیرا بی بی آیا کے ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے تقریباً دو ماہ پندرہ دن کے بعد پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر تنخواہ جاری کرنے کے لئے تمام کاغذات بھجوا دیئے گئے جس کی یاد دہانی دوبارہ بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/7156 بتاریخ 15۔اگست 2018 کو تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور بھجوائی گئی لیکن جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی طرف سے مورخہ 31۔اگست 2018 کو ایک لیٹر موصول ہوا جس میں مذکورہ آیا کی بھرتی کو غیر قانونی قرار دیا گیا جبکہ اسی اسامی کے لئے اس سے پہلے تمام بھرتیاں بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے کی گئیں جو کام بھی کر رہی ہیں اور ان کے تنخواہ بھی دفتر پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور سے باقاعدگی سے ادا کی جا رہی ہے۔اس لیٹر میں جس نوٹیفکیشن کا ذکر کیا گیا۔وہ نوٹیفکیشن مورخہ 23۔فروری 2018 کو بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/85-6581 جاری کیا گیا جو کہ سمیرا بی بی آیا کی بھرتی کے تقریباً تین ماہ بیس دن بعد موصول ہوا جس پروگرام میں ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی سربراہی میں صوبائی سطح پر چار رکنی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور مذکورہ چٹھی کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے کوئی آیا بھرتی نہ کی گئی جبکہ قانوناً اس چٹھی جاری ہونے سے پہلے کی بھرتی بھی قانون کے مطابق تصور ہوگی اور باقی ملازمین کی طرح مسماۃ سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21 تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن کو تنخواہ ادا کئے جانا قرین انصاف ہے

حصہ دوئم (معراج فاطمہ آیابنیادی مرکز صحت پیر غنی)

یہ کہ بنیادی مرکز صحت EB/21 تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن میں آیا کی خالی اسامی پر تعیناتی کے لئے پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے جاری کردہ واک ان انٹرویو کے اشتہار کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری 30234-IRMNCH/Estt/39 بتاریخ 20۔دسمبر 2017 کے ذریعہ انٹرویو کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس میں آیا کی پوسٹ کے لئے انٹرویو کی تاریخ 21۔دسمبر 2017 طے کی گئی اور انٹرویو طے کردہ شیڈول کے مطابق زیر دستخطی کے دفتر واقع ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمپلیکس کچہری روڈ پاکپتن میں 21۔دسمبر 2017 کو تمام ریکروٹمنٹ کمیٹی ممبران کی موجودگی میں منعقد ہوئے جس میں کل چار امیدواران نے شرکت کی اور سلیکشن/ریکروٹمنٹ کمیٹی کی متفقہ سفارش کے تحت مسماۃ معراج فاطمہ کو بطور آیا بذریعہ آرڈر نمبری IRMNCH192 بتاریخ 8۔جنوری 2018 کو ایک سالہ کنٹریکٹ کے تحت بھرتی کر لیا گیا جبکہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے تحت کام کرنے والے تمام ملازمین جو کہ ایک سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوتے ہیں۔(بشمول آیا) ان کی تمام تنخواہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر سے جاری ہوتی ہے اسی تناظر میں مسماۃ معراج فاطمہ آیا کے تمام کاغذات (بھرتی آرڈر، میڈیکل اور حاضری رپورٹ وغیرہ کی مصدقہ کاپیاں پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے دفتر بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Finance/336 بتاریخ 17۔جنوری 2018 بھجوا دی گئی یعنی مسماۃ معراج فاطمہ آیا کے ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے تقریباً دس دن کے بعد پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر تنخواہ جاری کرنے کے لئے تمام کاغذات بھجوادیئے گئے جس کی یاددہانی دوبارہ بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/156 بتاریخ 15۔اگست 2018 کو تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور بھجوائی گئی لیکن پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی طرف سے مورخہ 31۔اگست 2018 کو ایک لیٹر موصول ہوا جس میں مذکورہ آیا کی بھرتی کو غیر قانونی قرار دیا گیا جبکہ اسی اسامی کے لئے اس سے پہلے تمام بھرتیاں بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے کی گئیں جو کام بھی کر رہی ہیں اور ان کی تنخواہ بھی دفتر پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور سے باقاعدگی سے ادا کی جا رہی ہے۔ اس لیٹر میں جس نوٹیفکیشن کا ذکر کیا گیا۔وہ نوٹیفکیشن مورخہ 23۔فروری 2018 کو بذریعہ لیٹر

نمبری IRMNCH/85-6581 جاری کیا گیا جو کہ مسماۃ معراج فاطمہ آیا کی بھرتی کے تقریباً تین ماہ بیس دن بعد موصول ہوا جس میں جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی سربراہی میں صوبائی سطح پر چار رکنی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور مذکورہ چٹھی کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے کوئی آیا بھرتی نہ کی گئی جبکہ قانوناً اس چٹھی جاری ہونے سے پہلے کی بھرتی بھی قانون کے مطابق تصور ہوگی اور باقی ملازمین کی طرح مسماۃ معراج فاطمہ آیا بنیادی مرکز صحت پیر غنی تحصیل وضلع پاکپتن کو تنخواہ ادا کئے جانا قرین انصاف ہے۔

(ب) میڈیکل آفیسر بنیادی مرکز صحت 21/EB نے مسماۃ سمیرا بی بی آیا کی تنخواہ جاری کرنے کی درخواست دو دفعہ بالترتیب 17-07-2018 اور 12-09-2018 دفتر ہذا میں بھیجی گئی جس کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/7156 بتاریخ 17-08-2018 پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور جو کہ تنخواہ جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے دفتر مزید کارروائی کے لئے بھیج دی گئی۔

(ج) چونکہ آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام ایک پراجیکٹ ہے جس کا تمام سٹاف (ایل ایچ وی، آیا اور سکیورٹی گارڈ) صوبہ پنجاب (تمام 36 اضلاع) کا کنٹرول بشمول تنخواہ، تبادلہ اور پوسٹنگ وغیرہ مذکورہ پراجیکٹ کے صوبائی دفتر واقع پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور شاہین منزل فلور نمبر 6 نزد شملہ پہاڑی لاہور کے پاس ہے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے تمام متعلقہ دستاویزات جو تنخواہ جاری کرنے کے لئے صوبائی دفتر کی طرف سے درکار ہوتی ہے۔ بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Finance/336 مورخہ 17۔جنوری 2018 کو بھجوائی گئیں ۔متعلقہ آیا کی درخواست بذریعہ میڈیکل آفیسر موصول ہونے کے بعد دوبارہ مورخہ 15۔اگست 2018 بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Esst/7156 کے تحت دوبارہ تنخواہ جاری کرنے کے بارے میں لکھا گیا لیکن تاحال کسی درخواست پر کوئی غور نہ کیا گیا جبکہ کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کی مجاز اتھارٹی بحوالہ IRMNCH/98-2862 بتاریخ 19-03-2018 اور لیٹر نمبری

IRMNCH/80-6434 بتاریخ 28-03-2018 کے مطابق جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور ہیں۔

منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال کی تعمیر کی لاگت اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

345: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر کیا تھی؟

(ب) پی سی ون کے مطابق اس میں کیا کیا سہولتیں منظور کی گئی تھیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) پی سی ون کے مطابق اب تک کون کون سی سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں؟

(د) نامکمل کام کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے نیز نامکمل کام و سہولتیں کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) بحوالہ گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور نمبر (No.PO(D-II)2-147/09(Vol-II مورخہ 28.11.2016، ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر 310.261 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین میں سرجن، فزیشن، گائناکالوجسٹ، پیڈیاٹریشن، آئی سپیشلسٹ، پتھالوجسٹ اور آرتھوپیڈک سرجن اور ڈینٹل سرجن کی سہولیات منظور کی گئیں۔

(ج) ایمرجنسی، ان ڈور، آؤٹ ڈور، گائنی، پیڈیاٹریشن، جنرل سرجری، ڈینٹل سرجری، الٹراساؤنڈ، ایکسرے کی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں۔

(د) رہائشی کالونی، کیفے ٹیریا، مارچری، پارکنگ کا کام نامکمل ہے۔

منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال
کے پی سی ون کی منظوری اور مکمل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

346: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کا پی سی ون کب منظور ہوا تھا؟

(ب) پی سی ون کے مطابق کیا کیا سہولتیں منظور کی گئی تھیں اور ان کی کل لاگت کیا تھی؟

(ج) اب اس میں سے کیا کیا سہولتیں ختم کی گئی ہیں اور اس کی وجہ کیا تھی؟

(د) یہ کب تک مکمل ہو گا، تاریخ سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی سکیم 03.11.2007 کو ECNEC نے 971.154 ملین کی کل لاگت سے منظور کی جو کہ بعد ازاں بحوالہ گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور نمبر No. PO(D-III)1-(P)06/22 مورخہ 24.09.2017 کو ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر 1071.712 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

(ب) پیڈیاٹریشن، آئی سپیشلسٹ، ای این ٹی سپیشلسٹ، میڈیکل سپیشلسٹ، کارڈیالوجسٹ، سی سی یو، ٹی بی، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو، گائنی، جنرل سرجری، آرتھو، نیورو سرجری، برن یونٹ، ڈائیلسز، ایمرجنسی کو سہولیات منظور کی گئیں۔

(ج) ٹراما سنٹر، ایم آر آئی اور فیکو مشین کی سہولیات ختم کی گئیں۔ ان کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی تھی۔

(د) فنڈز کی بر وقت دستیابی کی صورت میں یہ سکیم 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ نے بڑی اہم بات کی ہے۔ آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں لیکن جو میری بہن فرما رہی ہیں کہ جو package ڈاکٹرز کو دیا گیا ہے وہ 80 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک ہے۔

جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں لیکن میری درخواست ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کہ جتنے میڈیکل کالجزremote areaمیں ہیں، کمیٹیassessmentکرے کیونکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی تنخواہ چار سے پانچ لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا ہے اور میرا بھی خیال ہے کہ ہمیں اس پر تھوڑا کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اس پر انشاء اللہ کام کریں گے۔ منسٹر صاحبہ! خواجہ سلمان رفیق جب ہاؤس میں آیا کریں تو ان سے ضرور مشورہ کر لیا کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دس دفعہ بیٹھنے کو تیار ہوں۔ ہم کمیٹی بنالیں گے، ہم اکٹھے مل کر بیٹھیں گے اور اکٹھے ہی اس کا حل نکالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہباز احمد!

ٹی ایچ کیو احمد پور سیال اور آر ایچ سی گڑھ مہاراجہ میں ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں پر پولیس کا قبضہ

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں، ہم بھی بڑے خوش ہیں کہ اپوزیشن کو بڑا وقت مل رہا ہے اور ان کی ساری مانگیں پوری ہو رہی ہے۔ ان کے لئے نئے قانون بن رہے ہیں لیکن میری میڈم صاحبہ سے گزارش یہ ہے کہ ہمارے گاؤں گڑھ مہاراجہ کے آر ایچ سی اور تحصیل احمد پور سیال کے ٹی ایچ کیو میں جو ہسپتال ہیں وہاں پر ڈاکٹرز کے لئے جتنے گھر بنائے گئے ہیں وہ سارے کسی پولیس کے، تحصیلدار اور اے سی کے پاس ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں رہ سکتے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان گھروں کو خالی کروایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میری دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر ہمیں لاہور میں کسی ڈاکٹر کو چیک کرانا پڑتا ہے تو پرائیویٹ ڈاکٹر چار ہزار روپے فیس لیتے ہیں۔ ان پرائیویٹ ڈاکٹروں پر کنٹرول کیا جانا چاہئے اور ان کی فیسیں کم کرائی جائیں۔ بہت مہربانی (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون !جناب شہباز احمد نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کی ہے آپ بھی یہ ضرور دیکھ لیں کہ جو گھر ڈاکٹرز کے لئے بنے ہیں اگر وہاں پر پولیس کا قبضہ ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!mutual arrangements ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ گھر خالی کرائے جائیں۔ اگر گھر خالی ہوں گے تو ڈاکٹر کے لئے attraction ہو گی۔ اگر وہاں رہائش ہی نہیں ہو گی تو ڈاکٹر کیسے وہاں جائے گا۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ پولیس جہاں بیٹھ جائے تو پھر اس کو کس نے اٹھانا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

خواتین کے مسائل حل کرنے کے لئے اسمبلی میں کاکس(CAUCUS) قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔ کل خیبر پختونخوا سے خواتین ممبران کا caucus یہاں پر آیا ہوا تھا۔ میں پچھلے پانچ سال بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی اور خواتین ممبران کی caucus بنائی جاتی تھی جس میں خواتین کے issues کو discuss کیا جاتا تھا۔ اس میں ساری پارٹیوں کی خواتین اکٹھے بیٹھ کر مسائل پر بات کرتی ہیں۔

جناب سپیکر!پچھلی دفعہ جو caucus بنی ہم نے اس کے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی تھی۔ اس کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے chair بھی کیا کہ اس کو ہم اسمبلی سے recognize کروا سکیں کیونکہ اسمبلی سے recognize نہ ہونے کی وجہ سے آفس، حقوق اور نہ ہی کوئی سٹاف مل سکا ہے۔

یہ caucus ہم نے بھاگ دوڑ کر کے بنا تو لی لیکن اس سے جتنا ہم کام لے سکتے تھے وہ نہ لے سکے جیسا کہ باقی اسمبلیوں میں وہ کام کر رہی ہیں وہاں ان کو آفس دیا گیا اور acknowledge کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ہم پھر caucus بنانے جا رہی ہیں تا کہ ہم خواتین اپنے issues پر بات کر سکیں تو پھر اسمبلی اس کو recognize and encourage کرے تا کہ تمام خواتین پارٹیوں سے بالاتر ہو کر بہتر طریقے سے perform کر سکیں اور میں چاہتی ہوں کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس ایشو پر ضرور بات کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ابھی جو پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی ہے تو اس معاملے کو آپ اور جو ہماری متعلقہ منسٹر صاحبہ ہے وہ بھی دیکھ لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پچھلے دور میں ہماری حکومت نے caucus اس طرح بنایا تھا کہ وومن ڈویلپمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ایوان میں قرارداد لاتا تھا اور پھر وہ قرارداد پاس ہونے کی صورت میں caucus بن جاتا ہے لیکن اس کے بعد اس میں بہت سے technical issues آئے تو میرا خیال کہ لک صاحب اور سیکرٹری صاحب آپ کو اس بارے میں بہتر بتا سکتے ہیں کہ رولز میں ایک recognition موجود نہیں ہے جبکہ قومی اسمبلی اور باقی تمام اسمبلیوں میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم نے UNDP کے تعاون سے ایک آفس بنایا تھا ہمارے ہاسٹل بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر furnished office موجود ہے لیکن وہ آج تک caucus کو handover نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کیونکہ سپیکر یا ڈپٹی سپیکر caucus کے patron ہوتے ہیں اور ہمیشہ پنجاب اس معاملے میں lead لیتا رہا ہے لیکن اس مرتبہ مجھے افسوس ہے کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں کیونکہ باقی اسمبلیوں نے caucus بنا لئے ہیں۔ ان caucus نے بہت نامساعد حالات میں بھی بہت کچھ بہتر کرنے کی کوشش کی ہے اور خاص طور پر وومن ایشوز اور وومن

پروٹیکشن بل پرcaucus کا بہت اچھاrole تھا اور اس وقت میری اپوزیشن کی جتنی بھی ممبران تھیںacross the boardانہوں نے وومن پروٹیکشن بل کو سپورٹ کیا تھا اور ہم اس بل کے ساتھ سامنے آئی تھیں تو آج بھی میری یہ خواہش ہے کہ جو وومن ایشوز ہیں ان پر ہمcaucus کے ذریعےjoint resolutions and legislationکر سکیں لیکن اس کے لئے آپ کا سرپرستی کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپcaucus بنانا چاہئیں تو بن سکے گی وگرنہ نہیں بن پائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ!ٹھیک ہے کہ اس کو انشاءاللہ مل کر کرلیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کی توجہ کل ٹی وی چینلز پر چلنے والی ایک افسوسناک خبر کی طرف دلوانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بن رہا۔ ابھی ہم قرارداد لے لیں تو اس کے بعد آپ کو بات کرنے کی اجازت دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت ضرور دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پنجاب کے کاشتکاروں کا بہت بُرا حال ہے کیونکہ آپ بھی کاشتکار ہیں اور ان کے لئے درد دل بھی رکھتے ہیں۔ کل بھی آپ نے دیکھا ہے کہ آلو کے کاشتکار یہاں مال روڈ پر دو دن تک بیٹھے رہے اور پھر ان کو ایک وزیر موصوف جن کا مجھے نام معلوم نہیں انہوں نے کاشتکاروں کو لالی پوپ دے کر بھیج دیا ہے کہ ہم ایکسپورٹ کھول رہے ہیں اور ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ تمام کام قبل از وقت کرنے والے ہوتے ہیں اگر چینی ایکسپورٹ ہو جاتی تو آج ملز وقت پر کرشنگ شروع کر سکتی تھیں اور اسی طرح اگر گندم کے گودام وقت پر خالی ہو جائیں تو ہم گندم کی purchase کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! گندم کا ایشو بہت ہی serious ہے ابھی ہم نے اس پر discussion کرنی ہے کیونکہ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ کیا ہو جائے گا؟ آپ کے پاس گندم رکھنے کے لئے جگہ نہیں اور اس پر آپ کو interest پڑ رہا ہے تو کس طرح سے یہ معاملات ٹھیک ہوں گے مجھے خود اس بات کی بہت پریشانی ہے تو اس کے لئے کوئی طریق کار بنائیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ یہ بات محسوس کرنا شروع کر دیں کہ اب آپ حکومت میں آ گئے ہیں۔ اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اب پچھلی باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ لوگوں نے اب آپ ہی کو پوچھنا ہے۔ باہر آلو والے بھی آپ ہی کے لئے آئے ہیں لہذا ان کو بھی آپ ہی نے سنبھالنا ہے۔

ایک اچھی چیز پر pinpoint ہو رہا ہے اور میں یہ بات کب سے کر رہا ہوں لیکن بدقسمتی سے مجھے ابھی تک یہی فکر ہے کہ اس کی کوئی direction ٹھیک نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی پالیسی یا وژن اس حوالے سے نہیں ہے اور کوئی اس طرف دیکھ بھی نہیں رہا۔ آپ دیکھیں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں آخری مرتبہ قیمتیں بڑھائی گئی تھیں کہ ہماری حکومت نے شوگر کین کا ریٹ 50 روپے سے بڑھا کر 180 روپے اور گندم کا ریٹ 600 روپے سے بڑھا کر 1300 روپے تک کیا تھا۔ ہماری paddy بھی 2700 سے 2900 روپے تک بکتی رہی تھی اور یہی آلو کے کاشتکار تھے جنہوں نے اس دور میں زمینیں اور کولڈ سٹورتج بھی بنائے تھے لیکن اب وہ بے چارے کاشتکار مرے پڑے ہیں۔ تین روپے کلو آلو ہے اور 300 روپے فی بوری بک رہی ہے اور زمیندار بے چارے کو وہ بوری 1400، 1500 روپے گھر پڑتی ہے۔ آپ اس پر کوئی نوٹس لیں کیونکہ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود اس مرتبہ بچوں کی سکول فیس ادا کرنے کے لئے کوئی چیز فروخت کی ہے تو میں ان کی فیس ادا کر سکا ہوں۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کیونکہ ایک کاشتکار علاج کروانے اور بچوں کو پڑھانے کے لئے بھی قرضے لیتا ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اگر

آپ DAP کو دیکھیں تو وہ چار ہزار روپے تک پہنچ گئی ہے اور جس وقت سرمایہ دار یا مل اونر کا دل کرتا ہے اس کی قیمت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اس پر کوئی ریگولیٹری اتھارٹی نہیں ہے۔ اسی طرح یوریا کی بوری -/1900 سے -/2000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ Pesticides کا یہ حال ہے اوّل تو وہ ملتی ہی دس نمبر ہیں کیونکہ ان پر جب سپرے کیا جاتا ہے تو کیڑے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں جیسے ان کو کسی نے گلوکوز لگا دیا ہو تو ہمارے لئے کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن سڑکوں کے حوالے سے بات کی تو وزیر صاحب بڑے محترم ہیں وہ فرما رہے تھے کہ ہم پیسے بھیج دیتے ہیں اور کام ہو جاتا ہے اگر آپ اس دن وہ سکیمیں پڑھ لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ کسی مل کی سروس لین اور yard میں کام ہوا تھا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا اس پر پوائنٹ آ گیا ہے تو ہم نے اس پر بحث رکھی ہے تو وزیر موصوف نے اپنے گوشوارے جمع نہیں کروائے لہٰذا وہ suspend ہیں تو ان کو کہا ہے کہ جلدی سے اپنے گوشوارے جمع کروائیں اور یہاں ایوان میں آئیں تاکہ آگے اس پر policies discuss کریں تو یہ معاملہ ابھی pending ہے۔

اب وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رُولز معطل کرنے کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہذا سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

اشاعتی ونشریاتی اور خبر رساں اداروں کے کارکنوں کو برطرف نہ کرنے اور بروقت تنخواہ دینے کا مطالبہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے۔ مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی ونشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے بشمول روزنامہ "انقلاب"، "وقت" اور "وقت" نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور مؤثر بنایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے

بشمول روزنامہ "انقلاب"، "وقت" اور "وقت" نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور مؤثر بنایا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے بشمول روزنامہ انقلاب، وقت اور وقت نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا

جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور مؤثر بنایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسی قرارداد کی طرح میری بھی ایک قرارداد تھی جس کو میں نے out of turn پیش کرنے کے لئے request کی تھی لیکن وزیر قانون نے pending فرمائی تھی۔ یہ صحافیوں کے روزگار کا مسئلہ تھا اب وہ حل ہو گیا ہے لیکن اب ان کی عزتیں بھی محفوظ نہیں ہیں کیونکہ ان کے ساتھ آئے دن مذاق کرکے انہیں بے عزت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لہٰذا اسی چیز سے متعلقہ میری قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ابھی وہ قرارداد میرے پاس نہیں آئی لہٰذا اس قرارداد کو بھی دیکھ لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی اس قرارداد کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، ابھی ہمارا ایجنڈا کچھ اور ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کے لئے تھوڑا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کی قرارداد سے متعلق انفارمیشن منسٹر بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج تو متعلقہ منسٹر صاحب موجود تھے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاءاللہ اس قرارداد کو دیکھ لیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ سبین گل خان کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ڈیرہ غازی خان میں راشد بخاری نامی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

59: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔ جنوری 2019 کو ڈیرہ غازی خان میں پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کو نامعلوم افراد نے سر میں گولی ماری اور مورخہ 7۔ جنوری 2019 کو وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت، اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اس واقعہ کی اب تک کی تفتیش سے بھی آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس وقوعہ کا پہلا مقدمہ 2019-01-02 کو دفعہ 324 کے تحت درج کیا گیا لیکن مضروب راشد بخاری زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مورخہ 7۔ جنوری 2019 کو وفات پا گئے جس پر دفعہ 302 کا ایزاد کیا گیا۔ مختصر حالات یہ ہیں کہ مقتول شام کو اپنے بھائی کے ساتھ آفس میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں کھانا منگوایا، اپنے بچوں کے لئے کھانا لے کر گھر جا رہا تھا اور آفس سے نکلا تو راستے میں اس پر قاتلانہ حملہ ہوا جسے زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گیا۔

جناب سپیکر! اس معاملے پر تفتیش کی جا رہی ہے لیکن اس وقت تک اس تفتیش کے کوئی خاطر خواہ نتائج موصول نہیں ہوئے۔ متعلقہ پولیس کے ایس پی انوسٹی گیشن جن کی نگرانی میں دو ٹیمیں تفتیش کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان دونوں ٹیموں کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے مجھے press clips بھی دکھائے کہ روزنامہ "جنگ" ملتان میں انہوں نے باقاعدہ اشتہار بھی دیا کہ ملزمان کی نشاندہی یا اس واقعہ کے متعلق معلومات دینے والے کو پانچ لاکھ روپے انعام بھی دیا جائے گا۔ پولیس کوشش کر رہی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فی الحال اس سلسلے میں کوئی کامیاب پیشرفت نہیں ہوئی۔ کچھ لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا گیا ہے، تفتیش کا دائرہ کار بڑھایا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ملزمان جلد سے جلد گرفتار ہو جائیں۔ شکریہ

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے جس میں واضح طور پر قاتل کی شکل دیکھی جا سکتی ہے۔ کیا یہ متعلقہ اداروں کی نااہلی نہیں ہے کہ اتنے دن گزر جانے کے باوجود بھی قاتل پکڑا نہیں گیا؟ اگر آپ فوٹیج دیکھیں تو وہ قاتل دو گھنٹے سے وہاں پر کھڑا راشد بخاری صاحب کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور دو گھنٹے بعد جب راشد بخاری وہاں پر آئے تو قاتل ان کے سر پر گولی مار کر فرار ہو گیا۔ یہ ٹارگٹ کلنگ ہے کیونکہ راشد بخاری بہت ہی پُر امن شخص تھے، بہت ہی متحرک کارکن تھے اور وہ پی ٹی آئی کے SVP رہ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ اس پر توجہ فرمائیں تو اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش نظر آتی ہے کہ پی ٹی آئی کے راہنماؤں کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ اتنے دن گزر جانے کے باوجود ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتائج نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر صحیح طریقے سے کام نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ آپ کے پاس اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے جس میں واضح طور پر قاتل کی شکل دیکھ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی تک مجرم گرفتار نہیں ہوا لہٰذا میری وزیر قانون سے یہ درخواست ہے کہ ڈی۔جی خان کے متعلقہ افسران کو ہدایت دی جائے کہ اس معاملے کو صحیح طریقے سے investigate کریں اور قاتل کو پکڑا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ فرمانا درست ہے کہ اس مجرم کی ہمارے پاس سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے اور وہ فوٹیج ہم نے اخبارات کے اشتہار میں بھی دی ہے لیکن اس میں اس کی شناخت واضح نہیں ہے۔ میرے پاس دونوں اخبارات جنگ اور ایکسپریس کے اشتہارات موجود ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں قبل از وقت اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہئے کہ یہ ٹارگٹ کلنگ تھی کیونکہ ابھی اس پر تفتیش جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ دونوں ٹیمیں ڈسٹرکٹ کے سب سے بڑے investigating officer ایس پی انوسٹی گیشن کی نگرانی میں تفتیش کر رہی ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد مجرم کو trace کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ ایسا کریں کہ جو انوسٹی گیشن ٹیم تفتیش کر رہی ہے، اگر محترمہ کو کوئی انفارمیشن ہوتی ہے تو وہ محترمہ کو بھی ساتھ شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر یہ کوئی positive انفارمیشن دیں تو اس پر ہم نے پانچ لاکھ روپے انعام بھی رکھا ہے لیکن تفتیش کے لئے ہمارے ایس پی انوسٹی گیشن کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ انعام لینے کے لئے اس پر بات نہیں کر رہیں بلکہ وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ پی ٹی آئی کا ایک ورکر تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں پر ایس پی انویسٹی گیشن اور concerned investigating officer بھی موجود ہے لہٰذا میں ابھی ان سے request کرتا ہوں کہ محترمہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اُن کو guide کریں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! بہتر ہے کہ ابھی بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ابھی اُن کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! اگر کوئی تاریخ دے دی جاتی کہ ہم اس تاریخ تک یہ انوسٹی گیشن مکمل کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر محترمہ اس پر کوئی تجویز، رائے یا مشورہ دینا چاہتی ہیں تو یہ آج ہی دیں ہم اِن کی تجاویز سے استفادہ کریں گے۔

جناب سپیکر: ادھر بیٹھ کر آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو آپ بھی discuss کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ انوسٹی گیشن ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں اور اگر آج کوئی چیز نہیں ہے تو جب بھی ہو تو آپ وزیر قانون کو بتا دیں۔

محترمہ سیمین گل خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ہم آج ہی بیٹھ جاتے ہیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار احمد علی خان دریشک! آپ کی سیٹ ادھر ہے کیا؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے آپ بتائیں ناں کہ آپ کی سیٹ کہاں ہے کیونکہ آپ نے سوال تو ادھر سے کیا تھا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! مہربانی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو اپنی سیٹ پر آ کر بولنا پڑے گا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: چلیں، بات کر لیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ ڈی جی خان کا یہ بہت ہی حساس ترین معاملہ ہے اور حساس ترین issue ہے تو جس طرح ہماری معزز بہن نے بتایا کہ killer کو سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ دو گھنٹے تک راشد بخاری کا انتظار کرتا رہا جو کہ پی ٹی آئی کا بہت ہی اہم رکن و سینئر وائس پریذیڈنٹ ڈی جی خان تھا اور بہت ہی active worker تھا۔

جناب سپیکر!وہ آج سے نہیں بلکہ عرصہ 12سال سے پی ٹی آئی میں تھا جسے ٹارگٹ کیا گیا۔ جس طرح میری بہن نے بتایا کہ killer دو گھنٹے سے انتظار کر تا رہا ہے تو جیسے ہی راشد بخاری بچوں کو کھانا دینے کے لئے آفس سے وہاں پر گیا تو راستے میں گلی کے اندر اس کو فائر کیا گیا جو سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر!میں اس حوالے سے وزیر قانون سے request کروں گا کہ یہاں پر کوئی expert بٹھا دیں یا کوئی ایسا سسٹم اگر ان کے پاس ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: سردار احمد علی خان دریشک!انوسٹی گیشن ٹیم آئی ہوئی ہے تو آپ بھی محترمہ کے ساتھ ہی بیٹھ کر ان سے بات کر لیں۔ آپ انوسٹی گیشن initially کرنے والی ٹیم سے بات تو کریں۔ ان سے بیٹھ کر discuss کر لیں اور اس کے بعد جو بھی کوئی لائحہ عمل بنے گا اسے پھر آگے pursue کیا جا سکتا ہے۔ پہلے آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اس بات کو چھوڑ دیں اور ہمیں آگے چلنے دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!شکریہ۔ میری فکر اس بارے میں ہے کہ کل شام تمام ٹی وی چینلز پر ایک خبر چلی کہ اب لاہور ائرپورٹ پر شراب اور بیئر دستیاب ہو گی۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: محترمہ!ابھی تو ہم تحاریک التوائے کار لے رہے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!خبر میں باقاعدہ یہ mention کیا گیا کہ محکمہ ایکسائز، پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے این او سی جاری کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!اس کے لئے آپ کوئی طریق کار اختیار کریں ناں کوئی تحریک التوائے کار دیں اگر یہ چیز ہے تو پھر اس پر discuss کریں گے۔ یہ اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہو سکتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ جس طرح مجھ سے پہلے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ شاہ نے بھی بات کی تو میں آپ کے comments کو اور آپ کے remarks کو appreciable قرار دیتا ہوں کہ جس طرح آپ نے زمینداروں کے لئے بات کی۔

جناب سپیکر! میں نے آلو کے متعلق ایک تحریک التوائے کار دی ہے جسے اگر out of turn لے لیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی تشریف رکھیں اور اسے کل یا کسی اور دن لے لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی طرح آپ نے گندم کے بارے میں اپنا بڑا serious concern show کیا ہے تو میں آپ کے ان remarks کو بھی appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کا ایک بزنس فیملی اور زمیندار گھرانے سے تعلق ہے اور میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ کا بھی اسی ایسوسی ایشن سے تعلق ہے اور میرا بھی الحمدللہ اسی سے تعلق ہے۔ اس وقت 42 لاکھ ٹن گندم ان کے گوداموں میں موجود ہے اور حکومت پنجاب تقریباً 48 ملین روزانہ اس پر مارک اپ دے رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی اچھی انفارمیشن ہے لیکن اس حوالے سے ہم کل یا پرسوں اس پر بحث کر رہے ہیں تو آپ مزید انفارمیشن اکٹھی کر لیں تاکہ اکٹھے اس پر discuss کریں گے۔ آپ کو پورا موقع ملے گا۔ انشاءاللہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور کی بڑی شاہراؤں پر بل بورڈز کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں اضافہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گلبرگ اور ماڈل ٹاؤن لاہور کی بڑی بڑی شاہراؤں پر public poles کے ساتھ Electronic Advertisement Bill Boards لگے ہوئے ہیں۔ یہ driving کرنے والے حضرات کی وژن میں شدید خلل کا باعث ہیں اور خطرناک حد تک attention divert کرنے کا باعث ہیں جس سے ٹریفک حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا میں کہیں ایسے بل بورڈز لگانے کی اجازت نہیں۔ سپریم کورٹ نے اسلام آباد سے ایسے تمام بورڈز ہٹانے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور عوام الناس کے لئے خطرناک اور باعث اموات بورڈز کو جلد ہٹایا جائے کیونکہ ان کی وجہ سے لاہور شہر کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہاؤسنگ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ PHA Lahore Act 2012 Clause (4-C) کے تحت اشتہاری بورڈز کی اجازت دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ دنیا میں الیکٹرانک اشتہاری بورڈز بہت تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ترقی یافتہ ممالک جیسے امریکہ، انگلینڈ، جاپان اور چین میں آویزاں ہیں بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی آویزاں ہیں۔ جن بورڈز کا یہاں

ذکر کیا جارہا ہے انہیں اشتہاری زبان میں LED streamers کہا جاتا ہے اور یہ درج ذیل ممالک ملائیشیا، انڈیا اور سعودی عرب میں سٹریٹ لائٹ poles کے ساتھ آویزاں ہیں جن کا سائز 6'x3' ہے تو یہ بات بتانا مناسب ہو گا کہ ان بورڈز پر US Department of Transport Federal Highway Administration میں ایک تحقیق 2015 میں ہو چکی ہے جس کے مطابق الیکٹرانک بل بورڈ کسی طرح بھی ٹریفک حادثات کا باعث بننے کا موجب نہیں ہو سکتے لہٰذا اس وقت سے ترقی یافتہ ممالک اور دوسرے ممالک جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے میں ان کا استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے جن بورڈز کو ہٹانے کا ذکر کیا ہے ان میں LED streamers نہیں آتے کیونکہ یہ سٹریٹ فرنیچر کا حصہ ہوتے ہیں یعنی سڑک پر پہلے سے موجود infrastructure کو ہی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ پی ایچ اے نے باقاعدہ ٹریفک flow کا مطالعہ کرنے کے بعد LED streamers کو ایسی جگہوں پر لگانے کی اجازت دی ہے جہاں ٹریفک سست روی سے چلتی ہے۔ مزید یہ کہ ابھی تک کوئی ایسا مہلک حادثہ ان ایل ای ڈیز کی وجہ سے پیش نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی دو دن پہلے بھی وزیر اعلیٰ کے پاس لاہور رنگ اتھارٹی کے حوالے سے میٹنگ تھی تو اس میں بھی اسی concern کا اظہار کیا تھا لیکن متعلقہ افسران کی طرف سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی تھی کہ تمام technical aspect کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایڈورٹائزمنٹ کے بورڈ لگائے گئے ہیں اور جس طرح میں نے پہلے عرض کیا اور جیسے محترمہ نے فرمایا ہے کہ سپریم کورٹ کی جن بورڈز کو ہٹانے کے متعلق direction تھی وہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ یہ پہلے سے جو structure موجود تھا جس پر سپریم کورٹ کو بھی کوئی objection نہیں تھا یہ اسی structure پر ہے لیکن اس کے باوجود محترمہ کی تسلی کے لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک، ٹیپا اور ایل ڈی اے کی مجاز اتھارٹی کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ کروا دیتے ہیں جو قواعد وضوابط کے مطابق انہیں آگاہ کریں گے اور اگر کہیں یہ مناسب سمجھتی ہیں

کہ ان کا مؤقف درست ہے اور ٹریفک میں کوئی خلل پیدا ہو رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو resolve کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ بات صحیح ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ اگر آپ دیکھیں تو جو double road کے درمیان میں جو جگہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس محترمہ! چھوڑ دیں ناں کیونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کر رہے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا۔ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! منسٹر صاحب بیرون ملک سے آئے ایک delegation کے ساتھ گئے ہیں تو مجھے وہ کہہ کر گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد بشارت! ایک رول 133(1) ہے کہ:

Rule 133.–(1) After a report referred to in rules 130, 131 or 132 is laid in the House, the Speaker shall fix a day for its discussion.

(2) On the day fixed under sub-rule (1), the Minister concerned may move that the report be discussed by the Assembly and may make a brief statement explaining the salient features of the report

جناب محمد بشارت راجا! اب یہ منسٹر صاحب کا موجود ہونا ضروری ہے اور ماشاء اللہ آپ وزیر قانون ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ متعلقہ منسٹر مجھے بتا کر گئے ہیں۔ میں کہنا یہ چاہ رہا تھا اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ reports lay بھی کر دیتا ہوں۔ Discussion میں ہم حصہ بھی لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں opening speech بھی کر دوں گا کیونکہ

I am fully briefed about it.

جناب سپیکر: وزیر قانون! بڑی معذرت کے ساتھ ہم اس کو pending کریں گے۔ منسٹر صاحب خود آئیں گے، یہ pending ہوا۔ اب چونکہ business نہیں ہے تو

The House is adjourned to meet on Friday the 18th January 2019 at 9:00 AM.